پریم سنیہا

نانک نے اک نرالے انداز سے الاپا
توحید کا ترانہ پنجاب کی زمیں میں
گر اہل پنتھ اُسکی تعلیم پر ہوں عامل
باقی رہے نہ جھگڑا سکھوں میں مسلمیں میں
(شیر پنجاب)

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

اور

تعلیمِ وحدانیت

راقم:—
عباد اللہ گیانی قادیان

پہلی بار
فروری سنہ ۱۹۴۴ء
طبع تعداد ۵۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

پیغام محبت و اتحاد

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت اس زمانہ کے مسلمانوں میں سخت لاعلمی ہو رہی ہے۔ کجا وہ دن تھے۔ کہ بابا صاحب علیہ الرحمۃ مسلمانوں میں خاص عزت کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ اور مسلمان صوفیاء کرام بابا صاحب علیہ الرحمۃ سے دلی ارتباط کا اظہار فرماتے تھے۔ اور کجا یہ زمانہ ہے۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں میں کوئی یگانگت ظاہر نہیں ہوتی۔ حالانکہ مذہب کی جڑ توحید میں۔ دونوں قومیں ہم عقیدہ ہیں۔

ہندوؤں اور سکھوں میں بڑا فرق یہ ہے۔ کہ ہندوؤں میں وہ توحید نہیں جو اسلام میں ہے۔ ہندوؤں کے اصلاح یافتہ فرقہ آریہ سماج میں بھی روح۔ مادہ اور خدا کو ازلی ابدی مانا جاتا ہے۔ لیکن سکھ اور مسلمان تو

ہندوں کا عقیدہ روح - مادہ - خدا
ہمیشگی کے ہیں

ایک ہی ازلی ابدی خدا کے قائل ہیں۔ گرنتھ صاحب کا کیا ہی عمدہ
سدھانت ہے۔ کہ :-

اوّل اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
ایک نور تے سب جگ اپجیا کون بھلے کو مندے

سکھوں اور مسلمانوں میں یہ عدم یگانگت ایک دوسرے کی تعلیم
سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان میں اس
قدر یک جہتی ہے۔ کہ اگر یہ ناواقفیت سدّراہ نہ ہو۔ تو ان دونو
قوموں میں ویسی ہی محبت و ارتباط قائم رہے۔ جیسا کہ سکھ
گورو صاحبان کے زمانہ میں مسلمان اور سکھ ایک دوسرے
کو اپناتے تھے۔

مگر برا ہو لاعلمی اور عدم واقفیت کا کہ اس کے نتیجہ میں
ان دونوں توحید پرست قوموں میں نفرت و تعصب تک پیدا
ہوگیا تھا۔ جو بارے اب بعض خاص لیڈران کی سعی خاص
کی بدولت کچھ رفع ہو رہا ہے۔ اور مسلمان اور سکھ صاحبان
اس قابل ہو رہے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی باتوں کو صاف
دلی کے ساتھ پڑھ اور سُن سکیں۔ ورنہ کچھ ہی زمانہ پہلے
تک یہ خلیج ایسی وسیع تھی۔ کہ ایک کی نظر دوسرے کی خوبی تک
پہنچنی ناممکن ہوگئی تھی۔

اس موجودہ فضاء کی برکت سے یہ مبارک موقعہ ہاتھ آیا
ہے کہ مسلمانوں کے سامنے باباصاحب علیہ الرحمۃ کی وہ پاکیزہ تعلیم

جائے۔ جو انہوں نے خالص توحید کے متعلق اپنی قوم کو دی
ہے۔ یہ مختصر رسالہ گیانی عباد اللہ صاحب نے سکھوں اور مسلمانوں
کی یگانگت کے اظہار کے لئے لکھا ہے۔ اور اس میں قرآن مجید
کی آیات کے ساتھ باباصاحب علیہ الرحمۃ کے شبد پیش کئے
ہیں۔ جن میں وہی تعلیم ہے۔ جو آیات کریمہ کا منشاء ہے۔ اس
رسالہ کا گورمکھی ایڈیشن سکھ صاحبان کے لئے اور یہ
اردو ایڈیشن مسلمان حضرات کے لئے چھاپا گیا ہے۔ امید
ہے۔ کہ دونوں قومیں اس سے فائدہ اٹھائیں گی۔ اور ملکی فضاء
امن و آشتی کے لحاظ سے بہتر سے بہتر ہوتی جائے گی۔
واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نـــــیـــــازمـــــنـــــد

عبد المغنی خان
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان دارالامان
۲۵ جنوری ۱۹۴۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

تعلیمِ وحدانیت

حضرت بابا نانک صاحبؒ کسی تعارف کے محتاج نہیں پنجاب کا بچہ بچہ آپ کے مقدس نام سے بخوبی واقف ہے۔ سکھ صاحبان آپ کو اپنا پہلا گورو تسلیم کرتے ہیں اور ہم احمدی مسلمان آپ کے متعلق یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ خدا کے پیارے ولی اللہ اور سچے مسلمان تھے [1]۔

---

[1] گورو گرنتھ صاحب میں سچے مسلمان کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے :-

مسلمان موم دل ہووے انتر کی مَل دل تے دھووے

دنیا رنگ نہ آوے نیڑے جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

یعنی مسلمان نرم دل ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے دل کی تمام کدورتوں کو نکال دیتا ہے۔ اور

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک صاحبؒ کے حق میں فرمایا ہے کہ :-

بود نانک عارف مردِ خداؐ　　راز ہائے معرفت را راہ کُشا

یعنی حضرت بابا نانک صاحبؒ مرد خدا اور عارف باللہ تھے۔ اور معرفتِ الٰہی کے راستہ کے بھیدوں کو کھولنے والے تھے۔

ایک اور مقام پر حضور علیہ السلام نے بابا صاحب کے متعلق فرمایا ہے کہ :-

"ہمیں باباجی کی بزرگیوں اور عزتوں میں کچھ کلام نہیں۔ اور ایسے آدمی کو ہم درحقیقت خبیث اور ناپاک طبع سمجھتے ہیں۔ جو اُن کی شان میں کوئی نالائق لفظ مُنہ پر لاوے یا توہین کا مرتکب ہو"

(ست بچن صفحہ ۱۱۷)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱ : تزکیہ نفس حاصل کر لیتا ہے اور دنیا کی ملونی اس کے قریب بھی نہیں آتی۔ اور وہ دنیا میں رہتا ہوا دنیا سے الگ رہتا ہے۔ قرآن مجید مسلم کی تعریف میں فرماتا ہے من اسلم وجہہ للہ و ھو محسن۔ جو اپنے تئیں خدا کے حوالے کر دے اور بنی نوع سے احسان سے پیش آئے۔

ف۱ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ اعلان ایسے زمانہ میں فرمایا تھا۔ جبکہ ایک مشہور آریہ مذہبی لیڈر نے اپنی ایک کتاب میں باباجی کا "مکار" اور "فریبی" وغیرہ مکروہ الفاظ سے ذکر کیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے بابا صاحب پر لگائے گئے الزاموں کے رد میں خدا کے گیان کے ماتحت ایک کتاب ست بچن بھی تصنیف فرمائی۔ اور آپ کی عزت کی حفاظت کی۔ اور آپ کے خلاف پھیلنے والی لہر کو روک دیا۔

پس ہم تمام کے تمام احمدی مسلمان اپنے بزرگان سلف ف۱ کی طرح باباجی کو اپنا ایک بزرگ تصور کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تعلیم کے مطابق آپ کی عزت کو قائم کرنا اپنا اولین فرض یقین کرتے ہیں سچ ہے :-

ذات جنم تے اصل نسل توں　　کوئی کدے نہ چھانے
جد سندر تا درشن دیوے　　ہر کوئی اپنی جانے

لہذا ہم حضرت بابا نانک صاحب میں ایک حُسن دیکھتے ہیں۔ اور قطع نظر اس کے کہ آپ کس قوم میں پیدا ہوئے۔ آپ کو اپنا ہی یقین کرتے ہیں۔ اور ہمیں آپ میں جو حسن اور خوبصورتی نظر آتی ہے۔ وہ ہے آپ کا اسلام سے پریم اور مسلمانوں سے محبت ف۲۔ اس لئے ہم آپ کو اپنے سے الگ نہیں سمجھتے۔ اور آپ کی یاد تازہ کرنے میں سچی خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔

ف۱ تاریخ اس پر شاہد ہے۔ کہ بابا صاحب کے انتقال کے موقعہ پر مسلمانوں نے آپ کو اپنا ایک بزرگ ظاہر کیا تھا۔ اور آپ کی تجہیز و تکفین اسلامی طریق پر کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے :-

"بعد وفات اُن کی ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اُس کی سخت تنازعہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن وحدیث پیغمبر کے ہیں۔ جلا دینا ایسے مقبول شخص کا سراسر بے ادبی ہے" (تاریخ پنجاب لالہ گھنیا لال صفحہ ۱۱)

ف۲ مشہور دودوان پروفیسر ٹی۔ ایل۔ واسوانی صاحب بابا صاحب کے اسلام سے پریم اور مسلمانوں سے محبت کی شہادت اخبار موجی امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۶ء میں یوں دیتے ہیں :-

"گورو صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لئے آپ نے اسلام کی

آپ کا اپنا ہی ارشاد ہے :-

"لوُ لوَے کو دھاوے" (محلہ ۱ صفحہ ۲۵)

یعنی محبت کے نتیجہ میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

پس جب آپ نے اسلام سے محبت کی اور مسلمانوں سے تعلقات قائم کئے تو اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں میں بھی آپ کے لئے محبت کے جذبات پیدا ہوتے۔ یہ رسالہ بھی اسی یاد کو تازہ کرنے کی غرض سے ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

آپ کی پیدائش

حضرت باباصاحب کی پیدائش جس قوم میں ہوئی۔ وہ گردش زمانہ اور اپنے رشیوں منیوں اور اوتاروں کی مقدس تعلیم سے بیگانگی کے باعث وحدانیت سے کوسوں دُور جا چکی تھی۔ اور ایک خدا کی پرستش کرنے کی بجائے سینکڑوں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳

تعلیم میں وہ کچھ دیکھا جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم نظر آتا تھا۔ گورو صاحب کو مسلمانوں سے تعلقات قائم کرنے میں لذت ملتی تھی۔ شیخ فرید ثانی (شیخ براہیم) سے بال گورو صاحب کے ساتھ مل کر اعلانیہ سبحان اللہ کرتا رہا۔ اکثر مقامات کے ہندوؤں نے باباجی کے مسلمانوں کے ساتھ گہرے میل و ملاپ کو برا بھی محسوس کیا لیکن اُس ایکتا کے اوتار نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی" (مترجم از پنجابی زبان)

(اخبار موتی الوتسر یکم جنوری ۱۹۳۷ء)

دیوی دیوتاؤں کی پوجا کر رہی تھی۔ گویا سر سے پاؤں تک شرک میں غرق تھی۔ آپ نے خود ہی ہندو قوم کی اُس وقت کی مشرکانہ زندگی کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ:-

ہندو موکے بھولے اکھوٹی جاہیں　　نارد کہیا سے پوج کراہیں
اندھے گونگے اندھ اندھار　　پاتھر لے پوجیں مگدھ گوار
اوہ جے آپ ڈوبے تم کہاں ترن ہار　　(محلہ ۱ صفحہ ۵۵۶)

یعنی ہندو گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اور اندھے اور بہرے ہیں۔ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جن پتھروں کی پوجا کی جا رہی ہے۔ وہ خود ڈوب جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کیونکر پار لگا سکتے ہیں۔

باباصاحب کا ایسی مشرک قوم میں پیدا ہو کر خدائے واحد کا پتہ لگانا اور اس کی توحید کا پیغام لوگوں کو سنانا آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب جوگیوں نے آپ سے نشان طلب کیا۔ تو آپ نے اپنا نشان یہی توحید ہی پیش کی۔ چنانچہ بھائی گورداس صاحب نے جوگیوں کے سوال اور باباجی کے جواب کو مندرجہ ذیل الفاظ میں نقل کیا ہے:-

جوگیوں کا سوال:-

"سدھ بولے سن نانکا　　توہے جگ نوں کرامات دکھلائی
کچھ وکھائے اسانوں بھی　　توکیوں ڈھل اجیہی لائی

باباصاحب کا جواب:-

بابا بولے ناتھ جی　　شبد سنو سچ مکھوں الائی
باہجوں سچے نام دے　　ہور کرامات اسانتھے ناہیں"

(وار پہلی پوڑی ۴۲)

یعنی جوگیوں نے حضرت بابا نانک صاحب کو کرامت دکھانے کو کہا۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ میرے پاس سوائے میرے اللہ کے اور کوئی کرامت نہیں۔
اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ آپ ایک مشرک قوم میں پیدا ہو کر توحید کا پتہ لگانا اور پھر اُس کا بڑی دلیری سے پرچار کرنا آپ کی بہت بڑی کرامت ہے۔

آپ کا بچپن

آپ کے بچپن کے حالات بھی یہی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ کو خدا کی محبت عشق کے مقام تک پہنچ چکی تھی۔ آپ ہر وقت ایک بہت گہری فکر میں مبتلا رہتے تھے۔ ایک دفعہ تو آپ کے والدین آپ کو بیمار خیال کر کے آپ کے علاج کے لئے ایک وَید (حکیم) کو بھی بُلا لائے۔ جب وَید نے آپ کا مرض دیکھنے کے لئے آپ کی نبض پر ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ:۔

وَید بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈولے بانہہ
بھولا وَید نہ جانئی کرک کلیجے ماںہہ (محلہ ا صفحہ ۱۲۷۹)

یعنی میرے علاج کے لئے وَید کو بُلایا گیا ہے۔ جو میری نبض دیکھ کر میرا مرض تلاش کرنا چاہتا ہے لیکن یہ بھولا وَید میرے دل کی تکلیف کو نہیں سمجھ سکتا۔
آپ کو کیا قلبی تکلیف تھی۔ اس کا پتہ آپ کے مقدس کلام سے مل جاتا ہے۔ وہ تھی خدا کی تلاش۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر بن کیوں دھیرے من میرا" (محلہ ا صفحہ ۱۲۳۲)

یعنی میری قلبی تکلیف بغیر خدا کی ملاقات کے دُور نہیں ہو سکتی۔
آپ کے کلام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ کو خواب میں

دیدار الٰہی ہوا جب آپ کی آنکھ کھلی۔ تو اس وقت آپ کی عجیب کیفیت تھی۔ اس حالت کا بیان آپ نے مندرجہ ذیل محبت بھرے الفاظ میں کیا ہے:۔

سوپنے آیا بھی گیا میں جل بھریا روئے
آئے نہ سکاں تجھ کن پیارے
بھیج نہ سکاں کوئے
آؤ سبھاگی نیندڑیئے مت شہ دیکھا سوئے
تیں صاحب کی بات جے آکھے کہہ نانک کیا دیجے
سیس وڈھے کر بیسن دیجے ون سر سیو کریجے (محلہ ا صفحہ ۵۵۸)

یعنی ایک مرتبہ مجھے خواب میں دیدار الٰہی ہوا۔ اور جب میں بیدار ہوا۔ تو میری دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کیونکہ میرا خدا ایک ایسے مقام پر ہے۔ جہاں کہ نہ میں خود پہنچ سکتا ہوں اور نہ کسی قاصد کو بھیج سکتا ہوں۔ پھر آپ نیند کو مخاطب کرتے ہیں۔ کہ اے نیند تو ہی آ جا۔ شاید تو ہی پھر دیدار الٰہی کا ذریعہ بن جائے۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ اے خدا جو تیرا پیغام ہم تک پہنچائے۔ ہم اس کی کیا خدمت کریں۔ پس ہم سر اُتار کر اُس کی نظر کر دیں گے اور باقی دھڑ اُس کی خدمت میں لگا دیں گے۔
اس مندرجہ بالا شبد سے بابا صاحب کا وہ عشق جو آپ کو خدا سے تھا ظاہر ہو رہا ہے۔ آپ نے بغیر کسی شاعرانہ مبالغہ کے سیدھے سادھے الفاظ میں ایک حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ جو پڑھنے والے کے دل پر گہرا اثر کئے بغیر نہیں رہتی۔ خدا کا پیغام لانے والے کی خدمت بھی آپ نے خوب بیان فرمائی ہے۔ جو آپ کے عشق الٰہی پر مہر ثبت کر رہی ہے۔
آپ کا یہ عشق الٰہی آپ کی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ دن بدن بڑھتا

بڑھتا گیا۔ آخر آپ نے اسی ولولے میں عین جوانی کی عمر میں اپنا گھر اور بیوی بچے چھوڑ دیئے۔ اور اپنے خدا کی تلاش میں دنیا کا سفر اختیار کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بابا صاحب کی اس یاترا کو مندرجہ ذیل درد بھرے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں :- ؎

پھر آخر کو نکلا وہ دیوانہ وار — نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھے پہاڑ
اتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار — طلب میں سفر کر لیا اختیار
خدا کے لئے ہو گیا دردمند — تنعّم کی راہیں نہ آئیں پسند
طلب میں چلا بے خود و بے حواس — خدا کی عنایات کی کر کے آس
جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر — غرض کیا ہے جس سے کیا یہ سفر
کہا رو کے حق کا طلبگار ہوں — نثارِ رہِ پاک کرتار ہوں

. . . .

محبت کی تھی سینہ میں اک خلش — لئے پھرتی تھی اُسکو دل کی تپش
کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں — رہا گھومتا قلق اور کرب میں
پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں — مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں
مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار — ادا کر دیا عشق کا کاروبار

(ست بچن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بابا صاحب کے سفر اختیار کرنے کا جو باعث مندرجہ بالا نظم میں بیان فرمایا ہے۔ وہی مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس صاحب نے اپنی واروں میں بتایا ہے۔ جیسا کہ بھائی صاحب جوگیوں کے ایک سوال کے جواب میں بابا صاحب کا مندرجہ ذیل قول نقل کرتے ہیں :—

بابا آکھے ناتھ جی سچ چندرما کوڑ اندھارا
کوڑ اماوس ورتیا ہوں بھالن چڑھیا سنسارا[۱]

(وار پہلی پوڑی ۲۹)

بھائی گورداس صاحب کے قول "ہوں بھالن چڑھیا سنسارا"۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان "طلب میں سفر کر لیا اختیار" کا ایک ہی مفہوم ہے۔ بابا صاحب کا اپنا اور مقدس کلام بھی اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ آپ نے سفر "تلاش حق" اور "باخدا انسان" کی تلاش کی غرض کے ماتحت اختیار کیا تھا۔ چنانچہ "سدھ گوشٹ" میں مرقوم ہے۔ کہ جوگیوں نے آپ سے سفر اختیار کرنے کی غرض پوچھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے :-

کس کارن گرہ تجیو اداسی — کس کارن ایہہ بھیکھ نواسی
کس وکھر کے تم ونجارے — کیونکر ساتھ لنگھاوہو پارے

(محلہ ۱ ص ۹۳۹)

یعنی۔ جوگیوں نے بابا صاحب سے سوال کیا۔ کہ آپ نے اس جوانی کی عمر میں گھر کا تیاگ کیوں کیا ہے۔ اور یہ اداسینتا کیوں اختیار کی ہے؟ آپ نے اس سوال کا جو جواب دیا وہ آپ کے الفاظ میں یہ ہے :-

---

[۱] ایک سکھ ودوان گیانی ہزارہ سنگھ صاحب نے اس کے معنے یوں بیان کئے ہیں :- "بابا صاحب نے کہا۔ کہ اے ناتھ جی سچائی چاند ہے اور جھوٹ اندھیرا ہے۔ جھوٹ اماوس کی رات کی مانند پھیل رہا ہے۔ اور میں دنیا میں سچائی کی تلاش کے لئے پھر رہا ہوں"۔ (واراں بھائی گورداس ص۳ مترجم از پنجابی)

گورمو کھ کھوجت بھئے اداسی - درشن کے تائیں بھیکھ نواسی (آسا محلہ ۱)
ساچ وکھر کے ہم ونجارے - نانک گورمو کھ اترس پارے

یعنی میں تلاش گورمو کھ کیلئے گھر سے نکلا ہوں - اور میری اداسینتا اختیار کرنیکی غرض دیدار الٰہی ہے + خالصہ ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے باباصاحب کے اس جواب کی مندرجہ ذیل تشریح بیان کی گئی ہے :-

"ستگورو کا جواب :- جس گورمو کھ نے اپنا دل خدا کی رضا میں رنگ دیا ہو ایسے صاف اور سچے مرد کی "تلاش" میں ہم گھر سے نکلے ہیں اور دنیا کا چکر لگا رہے ہیں - کیونکہ ایسا مرد کامل خدا کے بعد کائنات کا روشن گوہر ہے - ہم نے گھر کو بندھن روپ قابل نفرت اور نجات میں روک سمجھ کر نہیں چھوڑا - لیکن ایک جگہ رہ کر ہم مذکورہ بالا مرد کامل کی "تلاش" نہیں کر سکتے تھے - تلاش کے لئے پھرنا ضروری ہے - اور جو پھرے گا وہ گھر کو چھوڑے گا ہی - پس تلاش گورمکھ کی گھر سے نکلنے کا باعث ہے - اور کوئی سبب نہیں"[1]
(سدھ گوشٹ بھاؤ پرکاشنی صلہ) ترجمہ از پنجابی

[1] گیانی گیان سنگھ صاحب مسٹر کننگھم کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں :-
"میر سید حسن جو اس دیش میں اولیاء کراماتی صلح کل بے لاگ پیر تسلیم کیا جاتا تھا ... اُس نے اپنا تمام علم دینی اور دنیاوی بابا نانک صاحب کو پڑھایا اور بڑے بڑے راہِ حق کے راز بتلائے" (تواریخ گورو خالصہ گورمکھی مصنفہ گیانی گیان سنگھ صفحہ) ترجمہ از پنجابی

حضرت بابا نانک صاحب کا ارشاد ہے :-

ستگورو تھوں واریا جت ملیاں خصم سما لیا
جنی کر اپدیش گیان انجن دیا اینی نیتریں جگت نہالیا (محلہ ۱ صفحہ)

یعنی - میں اپنے سچے گورو (مرشد کامل) پر قربان ہوں جس کے ملنے سے میرا خدا سے تعلق قائم ہو گیا - نیز جس نے مجھے اپدیش دیکر میری آنکھوں کو معرفت کا سرمہ لگایا - اور مجھے اس دنیا میں اپنے رب کا دیدار حاصل ہو گیا -

پس آپ نے دنیا کا سفر اس لئے نہیں کیا - کہ آپ کوئی جتھا قائم کرنا چاہتے تھے - یا کسی علاقہ پر قبضہ جمانا آپ کا مقصد تھا - یا دنیا کی دولت جمع کرنے کی آپ کو خواہش تھی - اور نہ اس لئے آپ نے گھر کو چھوڑا تھا - کہ آپ کو گھریلو زندگی سے نفرت تھی - اور آپ رہبانیت کو پسند کرتے تھے - بلکہ آپ اس لئے گھر سے نکلے - کہ آپ "خدا" اور "باخدا انسان" کی تلاش کرنا چاہتے تھے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں - کہ :-

سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا — کہ اے میرے کرتار مشکل کشا
میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں خاک ہوں — مگر بندۂ درگہِ پاک ہوں
میں قرباں ہوں دل سے ترے راہ کا — نشاں دے مجھے مرد آگاہ کا
نشاں تیرا پاکر وہیں جاؤں گا — جو تیرا ہے وہ اپنا ٹھہراؤں گا
کرم کر کے وہ راہ اپنی بتا — کہ جس میں ہے اے میرے تیری رضا
(ست بچن)

حضرت بابا نانک صاحب کا اپنا ارشاد ہے :-

کل کاتی راجے قصائی دھرم پنکھ کر اڈریا
کوڑ اماوس سچ چندرما دیسے ناہیں کہ چڑھیا
ہوں بھال وکنی ہوئی — آدھیرے راہ نہ کوئی
وچ ہو میں کر دکھ روئی — کہو نانک کن بدھ گت ہوئی[1]
(محلہ ۱ صفحہ ۱۴۵)

[1] پنڈت نارائن سنگھ صاحب گیانی نے باباصاحب کے اس شبد کا ترجمہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے :-
"کلجگ میں راجے قصاب بنکر ظلم کی چھری سے رعایا کو ہلاک کر رہے ہیں - اور دھرم پر لگا کر اُڑ گیا ہے - اماوس کے اندھیرے کی طرح جھوٹ پھیل گیا ہے - اس میں

جب حضرت بابا نانک صاحب نے خدا کی تلاش میں ایک دنیا کا چکر لگایا۔ اور بڑے بڑے مجاہدے کئے۔ تب آپ نے آخر اپنے رب کا ہی دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور اُس سے ملنے کا راستہ اُسی سے ہی پوچھا۔ جیسا کہ آپ کی مندرجہ ذیل دُعا سے ظاہر ہوتا ہے:۔

کرتا تو میرا ججمان
اک دکھنا ہوں تے پہہ مانگوں
دیجے اپنا نام (محلہ ا صفحہ ۱۳۲۹)

یعنی اے مولا۔ تُو ہی مجھے دان دینے والا ہے۔ اور میں تجھ سے یہ دان مانگتا ہوں۔ کہ تُو مجھے خود ہی اپنے ملنے کا راستہ بتا دے۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ:۔

"وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔"

یعنی جو لوگ اپنے رب کی تلاش میں مجاہدے کرتے ہیں۔ ان کو خدا ضرور خود ہی اپنے ملنے کا راستہ بتا دیتا ہے۔

پس حضرت بابا نانک صاحب کو بھی خدا نے خود ہی اپنے ملنے کا راستہ بتایا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

اسی عجز میں تھا تذلل کے ساتھ | کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ
ہوا غیب سے ایک جولاں خیال | خدا کا کلام اُس پہ تھا بے گماں

(ست بچن)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱)

سچائی کا چاند کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ میں سچائی کو تلاش کرتا کرتا دُکھی ہو گیا ہوں اس ظلمت میں راہ بتانے والا بھی کوئی نہیں ملا۔ دل کے تکبر کے باعث تمام دُکھی ہو کر روتے ہیں۔ سنگورو جی کہتے ہیں۔ کہ ان کی نجات کیسے ہو گی"۔
(شری گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۴۵ مترجم از پنجابی)

حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"اپر مپر پاربرہم پرمیشر نانک گور ملیا سوئی جیو" (محلہ ا صفحہ ۵۹۹)

یعنی پاربرہم پرمیشر نے خود ہی میرا گورو بن کر میری راہنمائی کی۔ اور اپنے ملنے کا راستہ بتایا۔ کیونکہ گورو کے معنے راستہ بتانے والے کے ہیں۔ پھر ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے:۔

ہوں ڈھاڈھی دیکار کارے لایا
رات دہے کیو ار ڈھرون فرمایا
ڈھاڈھی سچے محل خصم بُلایا
سچی صفت صلاح کپڑا[۱] پایا

....

ڈھاڈھی کرے پسا و شبد وجایا
نانک سچ صلاح پورا پایا (محلہ ا صفحہ ۱۵۰)

یعنی اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی درگاہ میں بلایا۔ اور ایک لباس عطا کیا۔ اب میں دنیا میں منادی کرتا ہوں۔ کہ مجھے میرا خدا مل گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت بابا نانک صاحب کی حالت بالکل بدل گئی۔ پہلے تو آپ اپنے خالق حقیقی کی تلاش میں "ہوں بھال دکنی ہوئی" کے مطابق بے چین ہو رہے تھے۔ لیکن اب وہ قرب الٰہی سے مشرف ہو گئے۔

---

[۱] گورو گرنتھ کوش میں مرقوم ہے۔ کہ:۔
"گور بانی میں درگاہ میں پہنایا جانا۔ گورو نانک کو درگاہ میں قبا ملنی وغیرہ کا ذکر ہے" (صفحہ ۷۶)
ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں باباجی کی ایک قباء یادگار کے طور پر رکھی ہوئی ہے۔ اس

اور اس کے بعد آپ کے سامنے دنیا اور دنیا کی حکومتیں بالکل حقیر ہوگئیں کیونکہ اب اُن کا خزانہ اُن کا خدا تھا۔ جیسا کہ حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں۔

بھائی رے آور ناہی میں تھاؤ

میں دھن نام ندھان ہے گورو دیا بل جاؤ (محلہ ۱ صفحہ ۵۹)

یعنی اسے بھائیو! اب میرا اور کوئی ٹھکانہ نہیں۔ میرا خزانہ میرا خدا ہے۔ جو میرے گورو نے میرے سپرد کر دیا ہے۔ میں اسکے قربان جاتا ہوں۔

پھر ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے :-

ایہہ دھن سرب رہیا بھرپور
سو دھن وکھر نام ردے ہمارے
نہ ایہہ دھن جلے نہ تسکر لے جائے
اس دھن کی دیکھو وڈیائی
اک بات انوپ سنو نر بھائی
بھنت نانک آکتھ کی کتھا سنائے

من ہو کھ پھرے سے جانے دور
جس تو دیہہ تسے نستارے
نہ ایہہ دھن ڈوبے نہ اس دھن کو مار آئے
سہجے ماتے اَن دِن جائی
اس دھن بن کہو کنے پرم گت پائی
ستگور ملے تاں ایہہ دھن پائے

(محلہ ۱ صفحہ ۱۹۹)

یعنی مجھے اب وہ خزانہ حاصل ہوگیا ہے۔ جو مجھ سے نہ کوئی چور چھین سکتا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳: شبدے کے متعلق سکھ کتب میں یہ لکھا ہوا ہے۔ کہ یہ بابا صاحب کو خدا کی طرف سے خلعت ملا تھا۔ بابا صاحب کی اس قبا کا خاکہ چوہدری کرتار سنگھ صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر نے اپنے تصنیف کردہ جغرافیہ ضلع گورداسپور کے (جو گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری کروا کر لالہ ہنس راج صاحب وہ گل کتب فروش بٹالہ نے شائع

ہے اور نہ وہ کسی طرح ہی ضائع ہو سکتا ہے۔ میرا خزانہ میرا اللہ ہی اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴: کیا ہے) صفحہ ۱ پر شائع کیا ہے۔ جو حسب ذیل ہے :-

ادھر آئیں دیکھیں یہ تصویر ہے، یہی پاک چولہ جہانگیر ہے

چولہ بابا نانک صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الحمد للہ رب العلمین ○ الرحمن
الرحیم ○ مالک یوم
الدین ○ ایاک نعبد و
ایاک نستعین ○ اھدنا
الصراط المستقیم ○ صراط
الذین انعمت علیھم غیر
المغضوب علیھم ولا
الضالین ○ آمین

یا حي یا قیوم یا قدوس
یا وارث یا ولی یا واحد
یا صمد یا علیم یا خبیر
یا لطیف یا طٰہٰ یا احد یا اللہ
یا واسع یا خالق یا بدیع یا رحمٰن
یا رحیم۔ یا رب العالمین

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ
قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً احد
والکافرون
لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین

اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ و لا نوم لہ ما فی السمٰوٰت و ما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم و ما خلفھم و لا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السمٰوٰت و الارض و لا یئودہ حفظھما و ھو العلی العظیم

اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک و استغفرہ انہ کان توابا

یہ دولت بغیر گورو یعنی مرشد کامل کے ملنے کے حاصل نہیں ہوسکتی۔

بابا نانک اور بابر بادشاہ

اس باخدا انسان کی شان کو بڑھانے والا یہ کیسا عمدہ تاریخی واقعہ ہے۔ کہ بابر بادشاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا[۵۱] اور ایمن آباد فتح کر لیا۔ تب اُس کی فوج نے بہت سے لوگ گرفتار کر لئے۔ بابا صاحب بھی مع اپنے پیارے

---

[۵۱] گیانی گیان سنگھ صاحب نے بابر کے ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا باعث حضرت بابا نانک صاحب کی طرف سے بذریعہ خواب تحریک بتائی ہے جیسا کہ انہوں نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ جب بابا صاحب بابر کے سامنے ہوئے۔ تو :۔

"بادشاہ دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور بڑے ادب سے استقبال کیا۔ اور اپنے وزیر سے تورانی زبان میں کہنے لگا۔ کہ یہ وہی بزرگ صاحب کرامت معلوم ہوتے ہیں۔ جنہوں نے مجھے غزنی کے مقام پر خواب میں ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ اور مجھ کو فتح یابی کا یقین دلایا تھا۔ ان کی دعا سے امید قوی ہے۔ کہ ہم دہلی پر فتحیاب ہوں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے گورو نانک صاحب سے کہا۔ کہ میرے واسطے آپ دعا کریں۔ تاکہ ہیں اپنے حملہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ اُنہوں نے جواب میں فرمایا۔ کہ تو ضرور کامیاب ہوگا۔ خداوند کریم کا ایسا ہی حکم ہے۔ ہم تجھ کو پیشتر ہی خواب میں اشارہ کر چکے ہیں۔"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۵۲)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسی بات کو مدنظر رکھ کر گورو گوبند سنگھ صاحب نے فرمایا ہے کہ :۔

بابے کے بابر کے دوؤ   آپ کرے پرمیشر سوؤ
دین شاہ ان کو پہچانو   دنی پت ان کو انو مانو

رفیق مردانہ کے پکڑے گئے۔ جب بابر کی بابا صاحب سے ملاقات ہوئی اور بات چیت ہوئی۔ تو بابر نے دوران گفتگو میں بابا صاحب سے کہا۔ کہ آپ مجھ سے کچھ مانگیں۔ اس کے جواب میں خدا کے پیارے نانک نے حسب ذیل شبد پڑھا :۔

ایماں دیا پاک خدائے   جس کا دیا ہر کوئی کھائے
بندے کی جو لیوے اوٹ   دین دنی ہیں تانکو توٹ
اک داتا سب جگت بھکھاری
تس کو چھاڈ اور کو لاگے   تن سگلی پت پر ہاری
شاہ پاتشاہ سب تس کے کئے   تس کے سنگ نہ کوئی رلئے
کہہ نانک سن بابر میر   تجھ تے مانگے سو احمق فقیر

(میکالف اتہاس حصہ اول صفحہ ۱۰۶)

یعنی۔ میری جاگیر میرا وہ اللہ ہے۔ جس کا عطا کیا ہوا تمام دنیا کھا رہی ہے۔ جو اس کو چھوڑ کر کسی انسان کی پناہ میں جاتا ہے۔ وہ دین و دنیا میں خسارہ پاتا ہے۔ اک ہی سب کا رازق ہے۔ باقی تمام دنیا اس کی بھکھاری

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶

جو بابے کے دام نہ دے ہیں   تن نے گہ باہر کے لے ہیں

(دسم گرنتھ صفحہ ۶۴)

یعنی اللہ نے دو سلسلے جاری کئے ایک بابر کے خاندان کا اور دوسرا بابا کے خاندان کا۔ بابر کے سپرد دنیا کی حکومت کی گئی اور باباجی کے سپرد دین کی سرداری کی گئی۔ جو بابا کا حصہ ادا نہیں کریں گے۔ ان کو بابر کے خاندان کے لوگ سزا دیں گے ۔

ہے۔ اس کو چھوڑ کر جو کسی اور کی طرف رجوع کرتا ہے۔ وہ اپنی تمام عزت و آبرو کو برباد کرتا ہے۔ تمام بادشاہ اور شہنشاہ اُسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ کا مصداق ہے۔ اے بابر سن تجھے نانک فقیر کہتا ہے۔ کہ جو ایسے اللہ کو چھوڑ کر تجھ سے کچھ مانگے۔ وہ احمق فقیر ہے۔

یہ توحید بھرا شبد سن کر توحید کے پرستار بابر کا دل زخمی ہو گیا۔ اور اُس نے پیارے نانک کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ بابا صاحب نے اُس کے ذمہ ایمن آباد کے تمام قیدی رہا کرنے کی سیوا لگائی جس کو اُس نے خوشی خوشی قبول کیا۔ اور تمام قیدیوں کو نذریں دے کر چھوڑ دیا۔ بابا صاحب نے بابر اور اس کی اولاد کی حکومت قائم ہونے کے لئے دعا کی۔

بابا نانک نے غریب نیک لوگوں کو دنیا داروں پر ترجیح دی

حضرت بابا نانک صاحب کی پاکیزہ سوانح میں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو آپ کے خدا سے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔ جیسا کہ آپ کا ملک بھاگو کے برہم بھوج کا رد کر کے بھائی لالو بڑھئی کے گھر کی معمولی روٹی کھانا۔ ؎

؎ ملک بھاگو کے برہم بھوج کا رد بابا جی کی سوانح میں ایک مشہور واقعہ ہے۔ یہ ایمن آباد کا ایک رئیس تھا جس نے برہم بھوج کیا تھا۔ اس کے گھر کے عمدہ عمدہ اور زبیر سے لذیذ کھانے رد کر کے آپ نے ایک غریب بڑھئی کے گھر کی جس کو دنیا دار لوگ تھوڑ تصور کرتے تھے معمولی روٹی کھائی۔ اور اس بات کا ثبوت دیا۔ کہ با خدا انسانوں کی نظر

بابا نانکؒ میں حق گوئی کی جرأت

کوروکشیتر جیسے ہندو تیرتھ پر جا کر بھرے میلہ میں مچھلی کا

بقیہ حاشیہ ص۱۸

میں غریبوں کا خون چوس کر تیار کئے گئے لذیذ کھانے کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ بلکہ اُن کی نظر میں محبت اور اخلاص یعنی حق حلال کی کمائی سے تیار کردہ معمولی روٹی بہت قیمتی ہوتی ہے۔ آپ کا اُس وقت کا بیان کردہ شبد حسب ذیل ہے:۔

نیچاں اندر نیچ ذات نیچی ہوں ات نیچ
نانک تن کے سنگ ساتھ وڈیاں سیوں کیا ریس
جتھے نیچ سنبھالیں تتھے نظر تیری بخشیش (محلہ ا ص ۱۵)

یعنی میں نیچوں میں نیچ ہوں۔ بلکہ سب سے نیچ ہوں۔ نانک اُن کا ہی ساتھی ہے بڑے لوگوں سے ہمارا کیا تعلق۔ جس جگہ غریبوں کی حفاظت ہو۔ وہاں پر ہی اللہ کی نظر کرم ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:۔ ؎

حریص غربت و عجزم ازاں روز کہ دانستم
کہ جادر خاطرش باشد تہیدستانِ عشرت را

یعنی۔ اللہ کو وہی لوگ پسند ہیں جو عیش و عشرت سے خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں غریبی اور عاجزی سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت بابا نانک صاحب کی نظر میں اگر کسی کو بزرگی حاصل تھی۔ تو اسی کو حاصل تھی۔ جو متقی ہو اور نیک اعمال بجا لا رہا ہو۔ آپ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے ہی قائل تھے۔ اور تمام زندگی میں آپ کا اسی پر عمل رہا۔

گوشت پکانا[۱]۔ اور جگن ناتھ پوری جاکر لوگوں کو حقیقی آرتی کی تلقین کرنا[۲] وغیرہ واقعات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ معرفت الٰہی کو حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے حقیقت کے اظہار میں کسی بات کی بھی پرواہ نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

کہ صادق بُزدلے نہ بود وگر بیند قیامت را

باباصاحب کا پیغام

حضرت بابا نانک صاحب نے جب اپنے رب کو پالیا۔ تو پھر آپ نے اپنی جاتی کی طرف رجوع کیا۔ اور لوگوں کو اُس خدائے واحد سے تعلق

---

[۱] کورو کشیتر جیسے ہندو تیرتھ پر جاکر بھرے میلہ میں مچھلی کا ماس پکانے کے لئے چوک میں بیٹھ جانا ایک باخدا انسان کی ہی ہمت ہو سکتی ہے۔ کوئی دنیادار انسان یہ جرأت نہیں کرسکتا۔ کہ وہ اس طرح گرہن کے موقعہ پر ایک ہندو تیرتھ پر جاکر مچھلی کا گوشت پکانا شروع کردے۔ اور اعتراض کرنے والے لوگوں کو بڑی دلیری سے کہے۔ کہ:

"مات پتا کی رکت نپنے مچھی ماس نہ کھاہی" (محلہ ا ۱۲۸۹)

[۲] جگن ناتھ پوری میں جاکر آپ نے لوگوں کو جس حقیقی آرتی کا اپدیش دیا وہ یہ ہے:- گگن میں تھال روچند دیپک بنے تارکا منڈل جنک موتی

دھوپ ملیان لو پون چورو کرے سگل بن لائے پھولنت جوتی

کیسی آرتی ہوئے بھو کھنڈنا تیری آرتی اہت شبد واجنت بھیری ([illegible])

یعنی یہ ترجمہ: آسمان اور چاند و سورج سب کے سب میرے رب کی آرتی کر رہے ہیں ۔

پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اور اپنی مقدس بانی کے ذریعہ پرچار کا سلسلہ جاری فرمایا[۱]۔

---

[۱] شریان بھائی گورداس صاحب باباصاحب کے پرچار کے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

پہلاں بابے پایا بخشش در پچھوں دے پھر گھال کمائی

ریت اکث اہار کر روڑاں دی گور کرے وچھائی

بھاری کری تپسیا بڈے بھاگ ہر سیوں بن آئی

بابا پیدھا سچ کھنڈ نوندھ نام غریبی پائی

. . . .

چڑھیا سودھنی دھرت لوکائی (وار پہلی پوری ۲۴)

بھائی گورداس صاحب کے مندرجہ بالا قول سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ باباصاحب کو خدا کی درگاہ سے ایک بخشش ملی۔ وہ بخشش کیا تھی۔ اس کا علم آپ نے "بابا پیدھا سچ کھنڈ" کہہ کر دیا ہے۔ جس کے معنے سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ باباصاحب کو خدا کی درگاہ سے ایک لباس بطور خلعت ملا تھا۔ اور اس خلعت کو پہنکر آپ نے دنیا کا چکر لگایا۔ اور پرچار کیا۔ اور بہت سی تکالیف برداشت کیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں

ہر قدم میں کوہ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

یعنی:- حق کے پیغام سنانے میں بڑے فتنے ہیں

سوچ کر دیکھو مجھے دُکھ کے پہنچانے والو

اس پرچار کے راستہ میں باباصاحب کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور

سکھوں اور مسلمانوں میں اس توحید کے مسئلہ میں بہت بڑا اتحاد اور اشتراک ہے۔ ہمیں ضرورت ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کی تعلیمات کا مطالعہ کر کے اس اتحاد کو اور بھی مضبوط کریں۔ اب میں اس جگہ

بقیہ حاشیہ صلا

لوگوں سے بہت کچھ سننا پڑا۔ آپ کا اپنا مقدس کلام اس امر پر کافی روشنی ڈالتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

کوئی آکھے بھوتنا کو کہے بیتالا ــ کوئی آکھے آدمی نانک وے بچارا
بھیا دیوانہ شاہ کا نانک بورانا ــ ہوں ہر بن آوڑ نہ جانا

یعنی کوئی مجھے شریر قرار دیتا ہے اور کوئی دیوانہ کہتا ہے۔ کوئی مجھے ایک غریب آدمی خیال کرتا ہے۔ میں مجنوں ہوں مجھے اپنے رب کا جنون ہے میں اللہ کے سوا کسی کو جانتا ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ؎

دلبر کی راہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہوشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے

ایک اور مقام پر حضرت باباصاحب نے فرمایا ہے کہ :-

ایس کلیوں پنج بھیتیوں کیونکر رکھاں پت
جے بولاں تاں آکھیئے بڑ بڑ کرے بہت
چپ کراں تاں آکھیئے اِت گھٹ ناہی مت
جے بہاں تاں آکھیئے بیٹھا ستھر گھت
اوٹھ جاں تاں آکھیئے چھار گیا سر گھت
جیکر نواں تاں آکھیئے ڈردا کرے بھگت

حضرت بابا نانک صاحب کے مقدس کلام اور قرآن شریف کی پاک آیات کے ذریعہ اس اتحاد پر روشنی ڈالتا ہوں۔
حضرت بابا نانک صاحب نے اپنے رب کے متعلق فرمایا ہے کہ :-

بقیہ حاشیہ صلا۲۲

کا ئی گلیں نہ میونی جتھے کڈھاں جھت
ایتھے اوتھے نانکا کرتا رکھے پت (بھائی بنو کی بیڑ)

یعنی۔ اس دنیا میں میں اپنی عزت کو کیونکر محفوظ کروں۔ اگر میں کسی سے گفتگو کرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ بکواس شروع کر دیا ہے اور اگر میں خاموشی اختیار کروں تو کہتے ہیں اس کو بات کرنی نہیں آتی۔ اور اگر میں بیٹھتا ہوں تو کہتے ہیں قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔ اور اگر چلا جاتا ہوں تو کہتے ہیں بھاگ گیا بھاگ گیا۔ اور اگر میں عبادت کرتا ہوں تو کہتے ہیں کہ ڈر کر عبادت کرتا ہے۔ یہ دنیا میرے کسی طریق اختیار کرنے پر بھی خوش نہیں ہوتی۔ اب ہماری عزت اس دنیا میں اور آخرت میں اللہ ہی قائم کرنے والا ہے۔

باباصاحب کے یہ شبد ظاہر کرتے ہیں۔ کہ لوگوں نے آپ کی ہر حرکت کو اعتراضات کا نشانہ بنایا۔ لیکن آپ اپنا کام کرتے ہی چلے گئے۔ باباصاحب کی یہ اُس وقت کی قربانیاں ہی تھیں۔ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالے نے ان کو ایک ایسی بہادر اور دلیر جماعت بخشی۔ کہ جو آپ کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانا سعادت سمجھتی ہے۔ اور اس زمانہ میں آپ کی حقیقی عزت اور عظمت کو نئے سرے سے لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ؎

ایک اونکار[۵۱] ست نام[۵۲] کرتا[۵۳] پورکھ[۵۴] نربھو[۵۵] نرویر[۵۶]
اکال مورت[۵۷] اجونی سیبھنگ[۵۸] گور پرساد[۵۹] ⊛

یعنی۔ اللہ ایک ہے۔ وہ حق ہے۔ وہ خالق ہے۔ کسی کا اُس کو ڈر نہیں۔ کسی سے اُس کو دشمنی نہیں۔ وہ غیر فانی ہے۔ وہ کسی جون میں نہیں آتا۔ یعنی پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے۔ یہ اللہ مرشد کامل کے ذریعہ ہی ملتا ہے۔

اسلام نے جس خدا کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسکی تعریف یہ ہے:۔
هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ
الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝

---

۵۱ ایک اونکار اور نہیں دُوجا نانک ایک سمائی۔ صنہ ۹۳
۵۲ ست نام پربھ کا سکھدائی صنہ ۲۸۴۔ ۵۳ ایکو کرتا جن جگ کیا صنہ ۱۲۸۸
۵۴ پورکھ نرنجن سرجنہار صنہ ۱۰۴۸۔ ۵۵ نربھو نرنکار سچ نام صنہ ۴۶۵۔
۵۶ نرویر پورکھ ستگور پربھ داتے صنہ ۱۱۴۱۔ ۵۷ اکال مورت جس کدے ناہی کھوصت۔ ۵۸ آپ اتیت اجونی سنبھو نانک گورمت سو پایا صنہ ۱۰۴۲
۵۹ گور پرشاد کو پاوے ناما صنہ ۱۱۷۔

⊛ سکھ ودوان اس مول منتر کو مختلف الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ بھائی موہن کی پوتھیوں میں جو گورو امرداس صاحب نے لکھوائی تھیں۔ یہ مول منتر مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ "ایک اونکار ستگورو پرساد سچ نام کرتا ر نربھو نرنکار اکال مورت اجونی سنبھو گورو پورے کے پرساد۔" (تواریخ گورو خالصہ صنہ ۱۷۴)

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (سورہ حشر آخری رکوع)

(۱) وہ اللہ ہے:۔
"ناؤں خدائی اللہ بھیا" (محلہ ۱ صنہ ۸۷)
هُوَ اللّٰهُ
یعنی وہ اللہ ہے۔
آد پورکھ کو اللہ کہیئے۔ شیخاں آئی واری (محلہ ۱ صنہ ۱۱۹۱)

(۲) اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں:۔
تدھ بن دُوجا کو نہیں تو رہیا سمائی (محلہ ۱ صنہ ۱۲۸۹)
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ یعنی اس کے سوائے کوئی معبود نہیں:
"تجھ بن پار برہم نہیں کوئی" (صنہ ۱۹۴)

---

۶۰ ہمارے سکھ دوست عموماً اللہ کے لئے "واہگورو" کا لفظ استعمال کرتے ہیں جس کے متعلق بعض احباب کا خیال ہے کہ یہ "وحدہٗ" کی دوسری شکل ہے۔ لیکن حضرت بابا نانک صاحب کے تمام کلام میں کسی مقام پر بھی اللہ کے لئے واہگورو کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ اور نہ آپ کے زمانہ میں یہ واہگورو لفظ خدا کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ بلکہ یہ سکھوں کے چوتھے گورو کے زمانہ میں رائج ہوا۔ چنانچہ مشہور سکھ مؤرخ سردار کرم سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ:۔
"اس بات کو تمام تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "واہگورو" لفظ چوتھے گورو کے زمانہ میں تحریر میں آیا ہے۔ پہلے گورو صاحبان کے زمانہ میں یہ لفظ تحریر میں کہیں نہیں ملتا۔" ("کتک کہ بساکھ" صنہ ۲۰۰)

(۳) وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے :-

توآپے گپتا آپے پرگٹ آپے سب رنگ مانے - (محلہ ا صفحہ ۹۴۶)

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

یعنی - وہ غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے اُس سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں -

(۴) وہ رحمٰن ہے :-

"نانک ناؤں بھیا رحمٰن" (محلہ ا صفحہ ۹۰۳)

هُوَ الرَّحْمٰن - یعنی وہ رحمٰن[1] ہے

(۵) وہ رحیم ہے :-

"سب دنیا آون جاونی مقام ایک رحیم" (محلہ ا صفحہ ۶۴)

الرَّحِيم - یعنی وہ رحیم[2] ہے -

(۶) وہ سچا بادشاہ ہے :-

"سچی تیری قدرت سچے پاتشاہ" (محلہ ا صفحہ ۴۶۳)

اَلْمَلِكُ - یعنی وہ سچا بادشاہ ہے -

(۷) وہ قدوس ہے :-

"بھلن وچ کیا سب کوئی کرتا آپ نہ بھولے" (محلہ ا صفحہ ۱۳۴)

اَلْقُدُّوس - یعنی وہ قدوس ہے اور غلطیوں سے پاک ہے -

---

[1] رحمٰن کے معنے ہیں بغیر مانگے دینے والا حضرت بابا نانک صاحب فرماتے ہیں :-

اَن منگیا دان دیوسی وڈا اگم اپارا (محلہ ا صفحہ ۹۳۴)

[2] رحیم کے معنے ہیں ہر ایک کی محنت کا پھل دینے والا اور کسی کی محنت کو ضائع نہ نہ کرنے والا - گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے :-

گھال نہ بھانے انتر بدھ جانے تا کی کر من سیوا (محلہ ۵ صفحہ ۶۱۴)

(۸) وہ ہمیشہ سلامت رہنے والا ہے :-

تو سدا سلامت نرنکار صفحہ ۲

اَلسَّلَامُ - یعنی وہ ہمیشہ سلامت رہنے والا ہے -

(۹) وہ امن اور شانتی دینے والا ہے :-

ہر رس پیوے شانت آوے نج گھر تاڑی لائے (محلہ ا صفحہ ۱۰۱۳)

اَلْمُؤْمِنُ - یعنی وہ امن اور شانتی دینے والا ہے -

"شانت پائی گورستگور پورے" (محلہ ۵ صفحہ ۸۰۶)

(۱۰) وہ محافظ ہے :-

راکھن ہارا اگم اپارا سن بینتی میریا (محلہ ا صفحہ ۱۱۱)

اَلْمُهَيْمِنُ - یعنی وہ سب کا محافظ ہے -

(۱۱) وہ غالب ہے :-

سرب کلا ساچے بھرپورا (محلہ ا صفحہ ۱۰۲۱)

اَلْعَزِيزُ - یعنی وہ تمام طاقتوں والا اور غالب ہے -

(۱۲) وہ سمرتھ ہے :-

اوڈاں اوڈ چڑھاں آسمان - صاحب سمرتھ تیرے تان (محلہ ا صفحہ ۱۳۵)

اَلْجَبَّارُ[1] - یعنی وہ سمرتھ ہے -

---

[1] جبار کے لغت میں بگڑی بنانیوالا اور غریب نواز کے معنے بھی ہیں -

۱- بگڑی بنانے والا :- ڈھی گنڈھن ہار گوپال

سرب جیاں آپے پرتیپال (گرنتھ صاحب صفحہ ۲۸۲)

۲- غریب نواز :- سلطان خان کرے کھن کیرے

غریب نواز کرے پربھ میرے (گرنتھ صاحب صفحہ ۱۰۶)

(۱۳) وہ بہت بڑا ہے :-

وڈا صاحب ہے آپ الکھ اپارا (محلہ ا ص ۵۹۶)

اَلْمُتَكَبِّرُ - یعنی وہ بہت بڑا ہے۔

"وڈی ہوں وڈے آپار اتیرا مرتبہ" (ص ۹۶۵)

(۱۴) وہ سبحان ہے :-

"سب دنیا سبحان سچ سمائیے" (محلہ ا ص ۱۱۲)

سُبْحَانَ اللّٰہِ - یعنی وہ پاک[۱] ہے

"تدھ سچے سبحان سدا کلانیا" (ص ۱۵۰)

(۱۵) وہ خالق ہے :-

"خالق" کو آدیس ڈھاڈھی گاونا (محلہ ا ص ۱۴۸)

ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ - یعنی اللہ ہی خالق[۲] ہے۔

---

[۱] سبحان کے معنے پاک کے ہیں :-

(ل) بابا اللہ اگم اپار
پاکی نائی پاک تھائے
سچا پروردگار (محلہ ا ص ۵۳)

(ب) اللہ پاکنگ پاک ہے شک کروں جے دوسر ہوئے (ص ۴۲۷)

[۲] خالق کے معنے "کرتا پورکھ" اور "سرجنہار" اور "رچنہار" ہیں۔

(۱) توں "کرتا پورکھ" اگم ہے آپ سرشٹ اوپائی (محلہ ا ص ۱۳۸)

(۲) توں سچا "سرجنہار" الکھ سرنجیا جیو (محلہ ا ص ۶۹۸)

(۳) "رچنہار" نہ سمریو من نہ بیچار بیبیک (محلہ ۵ ص ۲۹۷)

(۱۶) وہ درست کرنے والا ہے :-

ڈھانے ڈھاہ اُسارے آپے حکم سوارن ہارو (محلہ ص ۵۷۹)

اَلْبَارِئُ

یعنی وہ اپنی مخلوق کو پیدا کر کے ٹھیک ٹھاک کر کے سنوارنے والا ہے۔

(۱۷) وہ مصور ہے :-

تج چترے چیتو چِتکاری (کبیر ص ۳۲۱)

اَلْمُصَوِّرُ - یعنی وہ مصور (چترکار) ہے

(۱۸) اُس کے تمام نام اچھے ہیں :-

تیرے نام انیکا روپ انتا
کہن نہ جائی تیرے گن کیتے (محلہ ا ص ۳۵۹)

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى - یعنی اس کے تمام نام اچھے ہیں۔

(۱۹) زمین و آسمان کی ہر چیز اسکی تسبیح کرتی ہے :-

گاون تدھنو کھنڈ منڈل برہمنڈا
کر کر رکھے تیرے تہارے (محلہ ا ص ۳۴۱)

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

یعنی سمرے دھرتی آرُ اکاشا
سمرے چند سورج گن تاسا
پون پانی بیسنتر سمرے
سمرے سکل اپار رچنا (ص ۱۰۲۷)

(۲۰) وہ لاشریک ہے :-

تیسے شریک نہ دیسے کوئی - آپے اگم اپارا ہے (محلہ ا ص ۱۰۲۶)

لَا شَرِیْکَ لَہٗ (انعام ع۲۰)

یعنی "تسے شریک ناہی رے کوئی" (ص۱۰۸۲)

(۲۱) وہ ایک ہے :-

صاحب میرا ایکو ہے - ایکو ہے بھائی ایکو ہے (محلہ ۱ ص۳۵۰)

قل ھو اللہ اَحَدٌ (سورہ اخلاص) یعنی وہ ایک ہے۔

کہہ نانک گور کھوئے بھرم - ایکو اللہ پار برہم (ص۸۹۷)

(۲۲) وہ کسی کا محتاج نہیں :-

بے محتاج بے انت اپارا (محلہ ۱ ص۱۱۹۰)

اَللّٰہُ الصَّمَدُ - یعنی سب اُس کے محتاج ہیں اور خود کسی کا محتاج نہیں

سب شاہاں سر ساچا شاہ - بے محتاج پورا پاتشاہ (ص۸۹۳)

(۲۳) وہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے :-

نہ تس مات پتا ست بندھپ نہ تس کام نہ ناری

اکل نرنجن اپر پرمپر سگلی جوت تمہاری (محلہ ۱ ص۵۹۷)

قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا لم یلد ولم یولد

دوسری جگہ فرمایا ولم تکن لہ صاحبہ

یعنی۔ وہ ماتا پتا۔ بیٹے۔ بیٹیاں اور بیوی وغیرہ سے پاک ہے

"نہ تس مات پتا ست بھراتا" (ص۱۰۲۱)

(۲۴) اُس جیسا اور کوئی نہیں :-

تم سمسر اور کو ناہی (محلہ ۱ ص۴۱۶)

وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ -

یعنی اوس جیسا اور کوئی نہیں -

تدھ جیوڈ ہور شریک ہووے تاں آکھیئے

تدھ جیوڈ تو ہے ہوئی (محلہ ۳ ص۵۰۹)

(۲۵) اُس جیسی کوئی چیز نہیں :-

تم سر اَوَرْ نہ کوئے آیا جا یسی جیو - (محلہ ۱ ص۶۸۸)

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورہ شوریٰ ع۲)

یعنی اُس کی مانند کوئی چیز نہیں - اور نہ کوئی ہوگی -

(۲۶) وہ کریم ہے :-

اللہ الکھ اگم قادر کرنہار کریم (محلہ ۱ ص۶۴)

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ (نمل ع۳)

یعنی - وہ کریم[۱] ہے

"کریما رحیما اللہ توں غنی" (ص۷۲۷)

(۲۷) وہ غیر فانی ہے :-

نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ (ص۹)

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ط (سورہ بقرہ)

وتوکل علی الحی الذی لا یموت (فرقان ع۵)

یعنی وہ قائم بالذات اور غیر فانی ہے

"اکال مورت جس کدے نہ کھو" (ص۱۰۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے :- ؎

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے + سب موت کا شکار ہیں اسکو فنا نہیں

---

[۱] کریم کے معنے ہیں کرم کرنے والا مہربان :-

مہربان مدھوسودن مادھو ایسی سکت تمہاری (محلہ ۱ ص۱۱۹۰)

(۲۸) موت وحیات اُس کے قبضہ میں ہے:-

جیاں مار جیوا لے سوئی اَوَر نہ کوئی رکھے (محلہ ۱ صنہ ۱۵)

وَاللّٰہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ۔ (آل عمران ع ۱۷) یعنی اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے

ہر بن کوئی مار جیوال نہ سا کے

میرے من ہوتے نچند نسل ہوتے رہیئے (صنہ ۵۹۴)

(۲۹) ہر ایک کی موت وحیات اس زمین پر ہی کرتا ہے:-

مرن جیون کو دھرتی دینی (محلہ ۱ صنہ ۱۷۷)

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ط (مرسلٰت ع ۱)

یعنی وہ ہر ایک کی موت وحیات اس زمین پر ہی کرتا ہے۔

(۳۰) وہ جس پر موت لاتا ہے اس کو دوبارہ نہیں بھیجتا۔

اَوَدُھو ایہ تت بچار۔ جاتے بھر نہ آوَ سنسار (محلہ ۱ صنہ ۱۳۲۸)

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَآ اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (انبیاء ع ۷)

یعنی جن لوگوں پر موت آتی ہے وہ پھر دوبارہ اس دنیا میں نہیں آتے۔

(۳۱) وہ ہر چیز کا خالق ہے:-

ایکو کرتا جن جگ کیا (محلہ ۱ صنہ ۱۱۸۸)

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ۔ (رعد ع ۲)

یعنی۔ یہ تمام بر ہمنڈ اللہ نے ہی پیدا کیا ہی اور وہ واحد القہار ہے۔

(۳۲) اُس نے ہوا کو پیدا کیا:-

پون پانی سونے تے ساجے۔ سرسٹ اپائے کائیاں گڑھ راجے

اگن پانی جیو جوت تماری سونے کلا رہاتندا (محلہ ۱ صنہ ۱۰۳۱)

سا سون کہتے ہیں نیستی کی حالت کو۔ چنانچہ حضرت بابا نانک صاحب کا اپنا ہی ارشاد ہے:-

(۳۳) اُس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے:-

سونوں دھرت اکاش اُپائے

بن تھماں راکھے سچ کلپائے

تربھون ساج میکھلی مایا آپ اُپائے کھپائندا (محلہ ۱ صنہ ۱۰۳۷)

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (بقرہ ع ۱۴)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَھَا (لقمان ع ۱)

یعنی۔ اس نے زمین وآسمان کو بغیر مادہ کے پیدا کیا اور آسمانوں کو بغیر سطون کے قائم کیا۔

بن تھماں گگن رہائے سبد نیسانیاں (محلہ ۱ صنہ ۱۲۷۹)

(۳۴) اُس نے ہر چیز عمدہ بنائی ہے:-

تدھ سنسار اُپایا سر سر دھندے لایا (محلہ ۱ صنہ ۱)

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ

یعنی۔ اس نے اچھا بنایا ہر اس چیز کو جسے پیدا کیا

(۳۵) خدا نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی:-

کا پڑ پہرا دھک سیگار + مائی بھولی روپ سکار (محلہ ۱ صنہ ۱۱۸۷)

بقیہ حاشیہ صنہ ۳۲

اربد نربد دھندو کارا۔ دھرن گگنا نہ حکم اپارا

نہ دن رین چند نہ سورج سون سمادھی لگا ئندا (محلہ ۱ صنہ ۱۰۳۵)

یعنی "سون" اس حالت کا نام ہے جبکہ صرف اکیلا ہی خدا جلوہ گر تھا۔ اور یہ زمین وآسمان اور چاند اور سورج وغیرہ اشیاء بھی ابھی عالم وجود میں نہ آئی تھیں۔

وَبَدَءَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ (سجدہ ع ۱)

یعنی۔ اُس نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی

ماٹی تے جن ساجیا کر در بھ دیہہ (محلہ ۵ ص ۱۲۱۸)

(۳۶) بعد کی پیدائش کا طریق :-

ساکت نر گنیا ر یا اپنا مول پچھان

رکت بند کا ایہہ تنے اگنی پاس پران (محلہ ۱ ص ۶۳)

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (سجدہ ع ۱)

یعنی۔ پھر اس نے انسان کی نسل نطفہ سے چلائی۔

"اس پانی تے جن توں گھریا" (ص ۹۱۳)

(۳۷) خدا نے رُوح پھونکی :-

جیا پران کئے جن ساج - ماٹی میں جوت رکھی نواز (محلہ ص ۱۰۶۱)

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ (سجدہ ع ۱)

یعنی۔ پھر اس نے انسان کو برابر کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی

(۳۸) خدا نے اعضاء دیئے :-

پیکھن کو نیتر سنن کو کرنا - ہست کماون باسن کو رسنا

چرن چلن کو سر کینو میرا - من تس ٹھاکر کے پو جو پیرا (ص ۹۱۳)

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ (سجدہ ع ۱)

یعنی۔ اس نے ہمیں کان۔ آنکھیں اور دل دیا۔

(۳۹) وہ روح کا بھی خالق ہے :-

حکمی [1] ہووں جیو حکمی ملے وڈیائی ص ۱

---

[1] بعض مذاہب جیو کو انادی مانتے ہیں۔ مگر باباجی جیو کو مخلوق مانتے ہیں یہی عقیدہ اسلام نے پیش کیا ہے۔

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ٥ (بنی اسرائیل ع ۱۰)

یعنی وہ روح کا بھی خالق ہے اس نے روح کو اپنے امر (حکم) سے پیدا کیا ہے

(۴۰) کُن سے پیدائش :-

کیتا پساؤ ایکو کواؤ - تس تے ہوئے لکھ دریاؤ

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ - (مریم ع ۲)

یعنی۔ جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے (کُن) ہو۔ [1] تو وہ ہو جاتا ہے

کھنڈ دیپ سب لوا - ایک کواؤ تے سب ہوا (محلہ ۵ ص ۱۰۰۳)

(۴۱) پیدائش کا مقصد :-

کھنڈ منڈل پاتال ارنبھے۔ گپتوں پرگٹی آئندا

كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَرَدْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ - (حدیث)

یعنی۔ اللہ نے جو مخفی خزانہ تھا اس نے اپنی معرفت کے ظہور کے لئے مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ جاری کیا۔

(۴۲) انسان کی پیدائش کا مقصد :-

جنمے کا پھل کیا گنی جاں ہر بھگت نہ بھاؤ

پیدھا کھادھا باو ہے جاں من دوجا بھاؤ (محلہ ۱ ص ۱۴۱۷)

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ذٰریٰت ع ۳)

یعنی جن وانسان کی پیدائش کا مقصد اللہ کا عبد بننا ہے [2]

---

[1] کن سے پیدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو پیدائش کا سلسلہ جاری کرنے کیلئے "علت اولیٰ" یا "علت آلی" کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بلکہ وہ صرف کُن (ہو جا) کا حکم دیکر ہی پیدا کر لیتا ہے۔

[2] گورو گرنتھ صاحب میں اسبات کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ اس مقصد کو پورا کرنیوالے بہت تھوڑے لوگ ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپکا ارشاد ہے :۔ ستگور سیون اپنا تے ورلے سنسار (ص ۲۶)

قرآن شریف میں مرقوم ہے :۔ قلیلاً ما یؤمنون ٭

(۴۳) وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے :-

جو تس بھاوے سوئی کرسی
پھر حکم نہ کرنا جائی (محلہ ۱ صفحہ ۳۴۹)

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۵ (حج ع ۲)
اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۵ (حج ع ۲)

یعنی - وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

(۴۴) وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے :-

پوچھ نہ ساجے پوچھ نہ ڈھاٹے پوچھ نہ دیوے لے
اپنی قدرت آپے جانے آپے کرن کرے (محلہ ۱ صفحہ ۵)

رَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ (قصص ع ۷)
اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۵ (ہود ع ۹)

آپے مارے آپے چھوڑے آپے لیوے دے
آپے ویکھے آپے وگسے آپے ندر کرے
جو کچھ کرنا سو کر رہیا اور نہ کرنا جائی (محلہ ۱ صفحہ ۳۵)

(۴۵) اس نے ہر چیز کا جوڑہ پیدا کیا ہے :-

دھرن گگن نہ دیکھو دوئے
ناری پورکھ سبائی لوئے (محلہ ۱ صفحہ ۲۲۳)

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی (حج ع ۳)

یعنی اس نے ہر چیز جوڑہ پیدا کی ہے [۵۱]

---

۵۱ آج کل کے سائنسدان اپنے لمبے تجربات کی بناء پر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ قدرت نے ہر چیز کا جوڑہ پیدا کیا ہے - حتیٰ کہ وہ درختوں کے جوڑے بھی ثابت کر رہے ہیں - اللہ تعالیٰ نے

(۴۶) وہ چاند اور سورج کا خالق ہے :-

چند سورج دوئے دیپک راکھے [۵۱]
تس گھر سور سما ئندا (محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۳)

تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۵ (فرقان ع ۶)

یعنی اللہ بہت برکت والا ہے جس نے آسمان میں چاند اور سورج اور ستارے بنائے ہیں [۵۲]

سورج چن اُپائے جوت سمانیا (محلہ ۱ صفحہ ۱۲۱۹)

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶

قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اس نے عالم کائنات میں دو قسم کی مخلوق پیدا کی ہے - ایک حصہ تو وہ ہے جو دوسروں سے اثر پذیر ہوتا ہے - اور دوسرا وہ ہے جو دوسروں پر اثر ڈال رہا ہے - اسی طرح یہ تمام سلسلہ چل رہا ہے -

۵۱ حضرت بابا نانک صاحب نے اللہ تعالیٰ کا چاند و سورج کو بغیر مادہ کے پیدا کرنا تسلیم کیا ہے - چنانچہ آپ کا ارشاد ہے :-

سونوں چند سورج گنیارے
تس کی جوت تربھون سارے (محلہ ۱ صفحہ ۱۰۳۱)

یعنی اللہ تعالیٰ نے چاند و سورج کو بغیر مادہ کے پیدا کیا ہے -

قرآن شریف میں مرقوم ہے :- خلق الشمس والقمر دآئبین -

۵۲ بعض قومیں چاند اور سورج کی پرستش کرتی ہیں - اسلام نے اسکو شرک قرار دیا ہے - اور صریح الفاظ میں اس سے روکا ہے - جیسا کہ قرآن کریم میں مرقوم ہے :- لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ

(۴۷) وہ رات اور دن کا بنانے والا ہے:-

کیتے رات دِنَنت چوج وِڈانیا (محلہ ۱ ص ۱۲۱۹)

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً (فرقان ع ۲)

یعنی۔ اُس نے رات اور دن کو بنایا ہے۔

(۴۸) وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے:-

دن میں رَیْن رَیْن میں دِنیَر

اُسن سیت بِدھ سوئی (محلہ ۱ ص)

تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ (آل عمران ع ۳)

یعنی وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں تبدیل کرتا ہے۔

(۴۹) رات آرام کے لئے ہے:-

دوس رات دوئے دائی دایا کھیلے سگل جگت (جپ جی ص)

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا (مومن ع ۷)

یعنی۔ اللہ نے رات کو آرام کے لئے اور دن کو دکھانے والا بنایا ہے۔

بقیہ حاشیہ ص ۳۷

یعنی چاند اور سورج کی پرستش نہ کرو بلکہ اس کی پرستش کرو جو اُن کا خالق ہے۔ سکھ مذہب میں بھی چاند اور سورج کی پرستش ممنوع ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

پرم تت کو جن نہ پچھانا

تن کو ایشر تن کو مانا

کیتے سور چند کو مانے

اگنی ہوتر کئی پَوَن پر مانے (دسم گرنتھ ص ۵)

یعنی۔ جو لوگ معرفت الٰہی کو حاصل نہ کر سکے وہ چاند اور سورج کو ہی خدا یقین کر رہے ہیں۔

(۵۰) وہ زمین و آسمان میں ہے:-

آکاشیں پاتالیں تو تربھون رہیا سمائی (محلہ ۱ ص ۶۲)

وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ (زخرف ع ۷)

یعنی۔ وہ زمین و آسمان میں ہے۔

(۵۱) وہ ہر جگہ ہے:-

توں سبھنی تھائیں جتھے ہوں جائی

سچا سرجنہار جیو (محلہ ۴ ص ۴۳۸)

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (بقرہ ع ۱۴)

یعنی جس طرف بھی منہ کرو اُدھر ہی اللہ ہے۔

جہہ دھر ویکھاں تہہ دھر موجود (محلہ ۵ ص ۴۴)

(۵۲) وہ ہر نفس پر قائم ہے:-

توں گھٹ گھٹ انتر سرب نرنتر

جی ہر ایکو پورکھ سمانا (محلہ ۱ ص ۳۴۸)

قَآئِمٌ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ (رعد ع ۵)

یعنی۔ وہ ہر نفس پر قائم ہے۔

(۵۳) وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے:-

توں انترجامی جیو سب تیرے

توں داتا ہم سیوک تیرے (محلہ ۱ ص ۱۰۳۹)

اَللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (آل عمران ع ۱۶)

یعنی۔ اللہ لوگوں کے دلوں کی باتیں بھی جانتا ہے۔

انترجامی جانے ۔ بن بولت آپے پچھانے (محلہ ۵ ص ۶۲۱)

(۵۴) وہ سب سے الگ ہے :-

جن اُپائی رنگ رواتی - بیٹھا ویکھے وکھ اکیلا (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۳)

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (طٰہٰ ع ۱)

یعنی - وہ سب سے علیحدہ ہے۔

(۵۵) وہ سب کا مولٰی ہے :-

سوئی مولا جن جگ مولیا ہریا کیا سنسارو

آب خاک جن بندہ رہائی دھن سرجنہارو (محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴)

اَللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ۔ (آل عمران ع ۱۹)

یعنی اللہ ہی مولٰی ہے اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے۔

"مہربان مولٰی تو ہی ایک" (محلہ ۵ صفحہ ۸۵۷)

(۵۶) وہ سب کچھ دیکھتا ہے :-

کرکر ویکھے ندر نہال (صفحہ ۸)

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ (آل عمران ع ۲) یعنی اس کی ہر ایک چیز پر نظر ہے۔

(۵۷) وہ خود نظر نہیں آتا :-

اوہ دیکھے اونا ندر نہ آوے بہتا ایہہ وڈان صفحہ ۲

لہ مولٰی کے معنے :-

(۱) مالک :- گھٹ گھٹ مالک دلاں کا ساچا پروردگار (صفحہ ۷۷۵)

(۲) سوامی :- سوامی پار برہم پرمیشر (صفحہ ۹۷۷)

(۳) مددگار :- سنتاں ٹیک تماری سوامی تون سنتن کا سیائی

کہو نانک سنت ہر را کھے نندک دیئے رڑہائی (صفحہ ۳۸۱)

(۵۸) وہ سب کچھ جانتا ہے :-

پیپے پاتشاہ پرمیشر ویکھن کو پرپنچ کیا

ویکھے بوجھے سب کچھ جانے انتر باہر رو رہیا (محلہ ۱ صفحہ ۴۳۳)

اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ (فاطر ع ۴)

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (نساء ع ۵)

یعنی - اللہ ہر چیز سے باخبر ہے - وہ سب کچھ جانتا ہے

اور اس کو ہر چیز کا پورا پورا علم ہے۔

(۵۹) اوس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں :-

تجھ تے باہر کچھو نہ ہوئے

توں کر کر ویکھیں جانے سوئے (محلہ ۱ صفحہ ۱۱۲۵)

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا

فِي السَّمَآءِ (ابراہیم ع ۶)

یعنی - زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ ہیں -

(۶۰) وہ سنتا ہے :-

ست سنتوکھ ہووے ارداس

تا سن سد بہالے پاس (محلہ ۱ صفحہ ۸۷۸)

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (بقرہ ع ۲۳)

یعنی وہ ارداس (دعا) کرنے والے کی ارداس سنتا ہے۔ اور

پھر اپنا قرب بخشتا ہے

(۶۱) وہ بولتا ہے :-

جیسی میں آوے خصم کی بانی

تیسرا کریں گیان وے لالو[۱] (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۲)

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (نساء ع ۲۳)

یعنی اللہ نے موسیٰ سے باتیں کیں۔

ٹھاکر ہمرا سد بولنتا[۲] (محلہ ۵ صفحہ ۱۱۴۱)

(۶۲) وہ حق ہے:۔

حقا کبیر کریم توں بے عیب پروردگار (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۱)

هُوَ الْحَقُّ یعنی وہ حق ہے[۳]

(۶۳) وہ اوّل اور آخر ہے:۔

آد پورکھا پر میر پیارا ستگورا لکھ لکھایا (محلہ ۱ صفحہ ۴۳۶)

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ (حدید ع)

۱؎ حضرت بابا نانک صاحب کا ملہم ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں فرمایا ہے کہ:۔ ع

"یقیں ہے کہ نانک تھا ملہم ضرور" (ست بچن)

۲؎ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"وہ خدا اب بھی جسے چاہے بناتا ہے کلیم

بولتا ہے اب بھی اس سے جس سے کرتا ہے پیار"

قرآن شریف سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ نبیوں۔ صدیقوں۔ ولیوں غرضیکہ اپنے مقرب بندوں سے بولا کرتا ہے اور اپنی ہستی کا ثبوت اپنے کلام کے ذریعہ دیا کرتا ہے۔

۳؎ حق کے معنے ہیں سچا:۔ (الف) سوچی سوچی سدا سچ صاحب سدا سچا ساچی نائی (محلہ ۱ صفحہ ۱)

(ب) توں سچا سچیار جن سچ ورتایا (محلہ ۱ صفحہ ۱۲۷۹)

یعنی۔ وہی اول اور آخر ہے[۱]

آد انت پربھ اگم اگاہی (محلہ ۵ صفحہ ۱۰۰۵)

(۶۴) وہ ظاہر اور باطن ہے:۔

انتر باہر پورکھ نرنجن آد پورکھ آدیسو (محلہ ۱ صفحہ ۱۱۲۷)

هُوَ الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (حدید ع) یعنی وہ ظاہر اور باطن ہے

انتر باہر سر پربھ ایکو دوجا اور نہ کوئی (محلہ ۴ صفحہ ۴۴۵)

(۶۵) وہ رازق ہے:۔

جیو اُپائے رزق دے آپے سر سر حکم چلایا (محلہ ۱ صفحہ ۱۰۴۲)

هو الرزاق ذو القوة المتين (ذاریٰت ع ۳)

یعنی وہ رازق[۲] ہے اور بڑی قوت والا ہے۔

(۶۶) اُس کے خزانے بھرے ہوئے ہیں:۔

دیندا رہے نہ چوکے بھوگ (محلہ ۱ صفحہ ۹)

اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ (حجر ع ۲)

یعنی۔ اللہ کے پاس ہر چیز کے خزانے بھرے ہوئے ہیں۔

۱؎ پروفیسر تیجا سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اللہ کے اوّل ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں نے جو اللہ کے ساتھ ساتھ روح اور مادہ کو بھی ازلی تسلیم کیا ہوا تھا وہ غلط ہے۔" (جپ جی مترجم صفحہ ۱۶۷)

۲؎ گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔

ا۔ سر سر رزق سنباہے ٹھاکر کاہے من بھاؤ کریا (محلہ ۵)

ب۔ رزاق کہتے ہیں "داتے" کو:۔

داتا کرتا آپ توں تس دیویں کریں پساؤ (محلہ ۱ صفحہ ۴۶۳)

(۶۷) وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے :-

سو پاتشاہ شاہاں پت صاحب نانک رہن رضائی (محلہ ا صفحہ ۳۴۸)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ ہ (سورۃ التین)

یعنی۔ اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

(۶۸) اُس کی حکومت ہر جگہ ہے :-

آسن لوئے لوئے بھنڈار (صک)

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (بقرہ ع ۳۴)

یعنی۔ اُس کی حکومت زمین و آسمان میں ہر جگہ ہے۔

(۶۹) اللہ کا ہی حکم ہے :-

ایکو حکم ورتے سب لوئی

ایکس تے سب اوپت ہوئی (محلہ ا صفحہ ۲۲۳)

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ (انعام ع)

یعنی۔ ایک اللہ کا ہی حکم ہے - اور وہ ایک اللہ ہی تمام عالم کائنات کا خالق ہے۔

(۷۰) اُس کا حکم مٹ نہیں سکتا :-

حکم نہ جائی میٹیا (صفحہ ۱۰۹۷)

اَللّٰہُ یَحْکُمُ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ (رعد ع ۶)

یعنی۔ وہ فیصلہ کرتا ہے۔ کوئی اُس کے فیصلے کو پیچھے نہیں ڈال سکتا۔

(۷۱) سب طاقتیں اُس کو حاصل ہیں :-

سرب کلا ساچے بھرپورا (محلہ ا صفحہ ۱۰۴۱)

اِنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (بقرہ ع ۲۰) یعنی۔ اللہ کو سب طاقتیں حاصل ہیں۔

(۷۲) وہ بے پرواہ ہے :-

وے بے پرواہ پورے بھنڈارے (محلہ ا صفحہ ۱۰۳۶)

اَنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (بقرہ ع ۳۷)

یعنی۔ جان لو بیشک اللہ بہت بے پرواہ اور تعریف کیا گیا)

بے پرواہ اکھوٹ بھنڈارے (محلہ ا صفحہ ۲۶۷)

(۷۳) جس کو وہ راہ دکھائے اُس کو کوئی گمراہ نہیں سکتا :-

جسے دکھالاں واٹڑی تسے بھلاوے کون (محلہ ا صفحہ ۹۵۲)

وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ (زمر ع ۴)

یعنی جس کو اللہ راستہ دکھا دے اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

(۷۴) جس کو اللہ گمراہ قرار دیدے اُسکو کوئی راستہ نہیں دکھا سکتا۔

جسے بھلائی پندھ سر تسے دکھاوے کون (محلہ ا صفحہ ۹۵۳)

وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ (زمر ع ۴)

یعنی جس کو اللہ گمراہ قرار دیدے اس کو کوئی راستہ نہیں دکھا سکتا۔

(۷۵) وہ جس کو چاہتا ہے بادشاہ بناتا ہے :-

ندیاں وچ ٹبے وکھالے تھلیں کرے اسگاہ

کیڑا تھاپ دے پاتشاہی لشکر کرے سواہ (محلہ ا صفحہ ۱۴۴)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ (آل عمران ع ۳)

یعنی۔ وہ جس کو چاہتا ہے بادشاہ بناتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔

اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے[۱] اس کے ہاتھوں سے جو

بھی ہوتا ہے وہ بہتر ہی ہوتا ہے[۲]

چھن میں راؤ رنک کو کرتی راؤ رنک کر ڈارے (محلہ ۵ ص ۵۳۷)

(۷۶) ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے :-

بھے وچ پون وہے سدواؤ ۔ بھے وچ چلے لکھ دریاؤ

بھے وچ اگن کڈھے ویگار ۔ بھے وچ دھرتی دبی بھار

بھے وچ اندر پھرے سر بھار ۔ بھے وچ راجہ دھرم دوار

بھے وچ سورج بھے وچ چند ۔ کوہ کروڑی چلت نہ انت

بھے وچ سدھ بدھ سر ناتھ ۔ بھے وچ آڈانے آکاس

بھے وچ جودھ مہابل سور ۔ بھے وچ آدیں جاویں پور

سگلیاں بھو لکھیا سر لیکھ ۔ نانک نربھو نرنکار سچ ایک (آسا محلہ ۱ ص ۴۶۴)

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ملک ع ۱)

یعنی - ہر چیز اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے - اور اس کے حکم سے چل رہی ہے -

---

[۱] حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے :-

ہاتھ میں تیرے ہے ہر خسران و نفع عُسر و یُسر

تو ہی کرتا ہے کسی کو بے نوا یا بختیار

جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تُو

جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کر کے خوار

[۲] تس تے ہوئے سو نا ہی بُرا

(۷۷) وہ سب سے اعلیٰ ہے :-

وڈا صاحب اونچا تھاؤ ۔ اوچے اوپر اوچا ناؤ

ایوڈ اوچا ہووے کوئے ۔ تس اوچے کو جانے سوئے

جیوڈ آپ جانے آپ آپ ۔ نانک ندری کرمی دات (م ۵ ص)

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ . . . .

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

(بقرہ ع ۳۴)

یعنی وہ سب سے اعلیٰ ہے ۔ انسان کی عقل اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی ۔

(۷۸) اُس سے بڑا کوئی نہیں :-

تجھ تے وڈا ناہی کوئے (محلہ ۱ ص ۳۵۴)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اُس سے بڑا کوئی نہیں ۔

(۷۹) وہ قادر ہے :-

سب تیری قدرت قادر کرتا پاکی نائی پاک (محلہ ۱ ص ۴۶۴)

اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ (انعام ع ۴)

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - (ہود ع ۱)

یعنی - وہ قادر ہے اور ہر چیز پر اُس کو قدرت حاصل ہے ۔

(۸۰) وہ بخشنہار ہے :-

گناہ بخشنہار شبد کماد ہی (محلہ ۱ ص ۴۲)

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (بقرہ ع ۶۲) یعنی اللہ بخشنہار اور مہربان ہے ۔

جیسا بالک بھائے سبھائی لکھ اپرادھ کماوے

کر اپدیش جھڑکے بہو بھاتی بہڑ پتا گل لاوے

پچھلے اوگن بخش لئے پربھ آگے مارگ پاوے (محلہ ۵ ص ۶۲۴)

(۸۱) وہ ہر ایک سے حساب لینے والا ہے :-

نانک آکھے رے منا سنئے سکھ صحیح
لیکھا رب منگیسیا بیٹھا کڈھ وہی
طلبیاں پوسن آقیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل فرشتہ ہوسی آئے تہی
آون جان نہ سجھئی بھیڑی گلی پھہی
کوڑ نکھوٹے نانکا اوڑک سچ رہی (محلہ ا صفحہ ۹۵۳)

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (ابراہیم ع ۷)

یعنی اللہ ہر ایک نفس سے حساب لے گا - اور ہر ایک کے اعمال کے مطابق اُس سے معاملہ کرے گا -

(۸۲) جس نے اُس کو یہاں پہچان لیا وہی آگے پہچان سکیگا :-

ایتھے جانے سو جائے سیانے (محلہ ا صفحہ ۹۵۲)

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل ع ۸)

یعنی - جس نے اللہ کو اس دنیا میں پہچان لیا ہے وہی آخرۃ میں شناخت کر سکیگا - جو یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا ہی رہیگا -

صاحب وا فرمایا لکھیا وچ کتاب
ایتھے ویکھ سیان لے اگے جائے پچھان (جنم ساکھی صفحہ ۱۵۹)

(۸۳) وہ غیر فانی ہے باقی سب چیزیں فانی ہیں :-

(ا) جو آیا سو چلسی امر سو گور کرتار (محلہ ا صفحہ ۶۳)

(ب) اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم
سب دنیا آون جاونی مقام ایک رحیم (محلہ ا صفحہ ۶۴)

مقام تس نوں آکھئے جس سس نہ ہووے لیکھ
آسمان دھرتی چلسی مقام اوہی ایک
دن رو چلے نس چلے تارکا لکھ پلوئے
مقام اوہی ایک ہے نانکا سچ بگوئے (محلہ ا صفحہ ۶۴)

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (سورہ رحمٰن ع ۲)

یعنی - ہر چیز فانی ہے اور باقی رہنے والا اللہ ہی ہے -

(۸۴) وہ ہر روز نئی شان میں ہے :-

صاحب میرا نیت نواں سدا سدا داتار (محلہ ا صفحہ ۶۶)

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (سورہ رحمٰن ع ۲)

یعنی - وہ ہر روز نئی شان میں ہوتا ہے -

(۸۵) اس کی باتیں ختم نہیں ہو سکتیں -

نانک کاغذ لکھ منا پڑھ پڑ کیجے بھاؤ
مسو توٹ نہ آوئی لیکھن پون چلاؤ
بھی تیری قیمت نہ پئے ہوں کیوڈا آکھاں ناؤ (محلہ ا صفحہ ۱۵)

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ (لقمان ع ۳)

یعنی - اگر زمین کے تمام درختوں کی قلمیں بنالی جائیں - اور سات سمندروں کو سیاہی میں تبدیل کر دیا جائے - یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا - لیکن اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے -

کبیر سات سمندہ مس کرو قلم کرو بن رائے
بسدھا کاغذ جو کرو ہر جلس لکھن نہ جائے (صفحہ ۱۳۶۸)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ یہ مقدس شبد اور پاک آیات مسلمانوں اور سکھوں کے دلوں میں وہ نیکی اور تقویٰ پیدا کریں۔ جو پراچین زمانہ میں ان دونوں قوموں کے بزرگوں کی اخوت کا باعث تھا ؛

سکھ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ سکھ گورو صاحبان اور مسلمان بزرگوں کے آپس میں بہت گہرے اور محبت بھرے تعلقات تھے۔ جن کی بنیاد توحید الٰہی کے اصولی اور روحانی مسئلہ پر تھی۔ چنانچہ شیخ فرید (ثانی) اور حضرت بابا نانک صاحب ایک دوسرے کے گلے مل مل کر کہا کرتے تھے کہ :۔

آؤ بھینے گل ملاں اتک سہیلڑیاہ
مل کے کراں کہانیاں سمرتھ کنت کیاہ
ساچے صاحب سب گن اوگن سب اساہ (محلہ اصفحہ ۱۷)

اور اسی روحانی تعلق کی بناء پر رائے بولار جیسے مسلمان حضرت بابا نانک صاحب پر قربان ہو رہے تھے۔ اور دولت خاں لودھی جیسے بابا نانک صاحب کی عزت کرنے میں لذت محسوس کرتے تھے۔ اور اسی روحانی تعلق نے اکبر بادشاہ کو مجبور کیا۔ کہ وہ ۸۴ گاؤں کی جاگیر گورو امرداس صاحب کی لڑکی۔ گورو رامداس کی بیوی اور گورو ارجن صاحب کی والدہ بی بی بھانی کی نظر کرے [۱] اسی روحانی تعلق کی بناء پر جہانگیر بادشاہ نے کرتار پور

---

[۱] گیانی ٹھاکر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
"اکبر سے قبل بھی خواہ مسلمان بادشاہوں نے سکھ گورو صاحبان سے پریم کیا

ضلع جالندھر کی ایک بہت بڑی جاگیر گورو ارجن صاحب نے نظر کی [۵] اور ایک مسلمان بزرگ حضرت میاں میر صاحب نے سکھ صاحبان کے مقدس استھان شری ہرمندر صاحب (دربار صاحب) کا سنگ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا [۲] اور گورو ارجن صاحب نے شری گورو گرنتھ صاحب کی جلد تیار کرنے کے وقت اپنے مسلمان بھائیوں کا کلام بھی گورو گرنتھ صاحب میں شامل کیا۔ جس کو آج کل بھی سکھ بھائی بڑے ادب و احترام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اسی روحانی تعلق کی بناء پر گورو ہرگوبند صاحب نے اپنے خرچ پر مسلمانوں کو ایک مسجد بنوا کر دی تھی۔ تا مسلمان وہاں جمع ہو کر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰

تھا۔ لیکن اس بادشاہ نے اسلام کا سکھوں کے ساتھ وہ رشتہ قائم کیا۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ پرگنہ جھبال کے ۸۴ گاؤں شری گورو امرداس صاحب کی بیٹی بی بی بھانی صاحبہ کے نام لگا دئے۔ جن میں دین و دنیا کا مرکز شری امرت سر بھی آباد ہے" (رسالہ اپدیشک جون جولائی ۱۹۳۳ء) مترجم از پنجابی

[۱] سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ لکھتے ہیں۔ کہ کرتار پور والے گورو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے۔ کہ :۔

"سمت ۱۶۵۵ بکرمی کو جہانگیر بادشاہ نے گورو ارجن صاحب کو رقبہ کرتار پور دیا۔ دھرمسال کے لئے ۱۴۹۶ ایکڑ (گھماؤں) کنال ۷ اور مرلہ ۱۵!"
(رانگ مالا گھنڈن صفحہ ۲ و مہان کوش)

[۲] گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ :۔
"کاتک شدی پنچمی سمت ۱۶۴۵ بکرمی کو اس تالاب کے عین وسط میں گورو ارجن صاحب

اذانیں دیں اور نمازیں پڑھیں۔[۵۱]

اسی روحانی تعلق کو مدنظر رکھ کر سید بدھو شاہ صاحب نے اور غنی خاں، بنی خاں صاحبان نے اپنی زندگیوں کو خطرہ میں ڈال کر گورو گوبند سنگھ صاحب کا اُس وقت ساتھ دیا۔ جبکہ سکھ تاریخ کے مطابق گورو صاحب اکیلے رہ گئے تھے۔ یعنی گورو صاحب کے سکھ مصائب اور مشکلات سے گھبرا کر آپ کو چھوڑ گئے تھے۔ سید بدھو شاہ صاحب نے اپنے دو بچے بھی گورو صاحب پر قربان کر دئیے۔ سکھ اتہاس اس بات پر شاہد ہے۔ کہ اورنگ زیب نے اسی اصولی تعلق کی بناء پر گورو گوبند سنگھ صاحب کو اپنا بھائی قرار دیا۔ اور برادری کا تعلق ظاہر کیا۔ جیسا کہ مشہور سکھ مؤرخ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب بھائی دیا سنگھ "ظفرنامہ" لے کر اورنگ زیب کے پاس گیا۔ تو اُس نے کہا۔ کہ:۔

بہ نورنگے باک سناوا
میرو لکھ برادری دعوے[۱]

(گور پرتاپ سورج گرنتھ عین ۱۔ انسو ۱۳)

یعنی اورنگ زیب نے کہا کہ گورو صاحب کے ساتھ میرا برادری کا تعلق ہے۔ یہ توحید[۵۲] کی بناء

بقیہ حاشیہ ص۵۱

نے اس مبارک دن پر تمام پیر فقیر مدعو کئے تھے۔ اور پہلی اینٹ انہوں نے حضرت میاں میر صاحب فقیر سے رکھوائی۔" (تواریخ گورو خالصہ اردو ص۵۰)

۵۱ ملاحظہ فرماویں (تواریخ گورو خالصہ مصنفہ گیانی گیان سنگھ صاحب اردو ص۱۰۱)

۵۲ گورو گوبند سنگھ صاحب بھی توحید کے قائل تھے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:۔

کرتا کریم سوئی رازق رحیم اوہی ۔ دوسرو نہ بھید کوئی بھول بھرم مان بو

پر تھا۔ گورو صاحب موحد اور بُت شکن تھے۔ اور اورنگ زیب بھی توحید پرست تھا۔[۵۱] اس کے علاوہ اورنگ زیب کے دل میں حضرت بابا نانک صاحب کے لئے بھی پوری شردھا تھی۔ شریمان گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب نے گورو ہر رائے صاحب کو ایک چٹھی لکھی۔ اور اُس میں حضرت بابا نانک صاحب کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا کہ:۔

" نانک شاہ کے گھرانے کو ہم بُت پرست ہندو کافروں کی طرح نہیں سمجھتے۔ کیونکہ نانک شاہ سچے فقیر عارف باللہ اور صلح کل تھے۔ اُن میں ہندوؤں والی ضد نہیں تھی۔ انہوں نے مکہ معظمہ کا حج کیا۔ اور بہت چلہ کشی کی۔ نیز اسلامی ممالک میں کئی سال پھر کر[۵۲] مسلمانوں کے ساتھ محبت پیدا کی۔ اور ابھید برتتے

بقیہ حاشیہ ص۵۲

ایک ہی کی سیو سب ہی کو گورو دیو ایک ۔ ایک ہی سروپ سبھے ایکے جوت جان بو (دسم گرنتھ ص۱۰)

یعنی:۔ بن کرتار نہ کرتم مانو ۔ آدا جون اجے ابناشی
تہہ پرمیشر جانو

۵۱ گورو گوبند سنگھ صاحب نے اپنا بُت شکن ہونا اورنگ زیب کو لکھی چٹھی میں یوں ظاہر کیا ہے:۔

ہنم کشتم کوہیاں پُر فتن ۔ کہ آں بت پرستند و من بت شکن (ظفرنامہ)

۵۲ گیانی شیر سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"شری گورو نانک صاحب اپنی عمر کا بہت سا حصہ اسلامی ممالک میں ہی رہے۔

(گورو گرنتھ اور پنتھ ص۲۵) مترجم از پنجابی

رہے۔ انہوں نے دوئی کو دُور کیا ہُوا تھا۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۳۶۲)

اورنگ زیب کی اسی عقیدت کو مدنظر رکھتے ہوئے گورو ہر رائے کے فرزند اور سکھوں کے ساتویں گورو ہر رائے صاحب نے اورنگ زیب کو اشیرباد دیا کہ:۔

"راضی رکھے خدا سے تم کہیو گورو تر کیسا"

(دھما پرکاش مصنفہ بھائی تو سنگھ صفحہ ۱۴۴)

یعنے۔ گورو صاحب نے فرمایا کہ ہے مسلمان بادشاہ اللہ تجھے خوش رکھے

سکھ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اورنگ زیب کو گورو صاحب کے بہت سے نقصان کا علم ہُوا۔ تو اُس نے ایک طرف گورو صاحب کو لکھا کہ:۔

"میرے عملہ نے بُت پرستی پہاڑی راجاؤں کے کہنے پر آپ پر سختی کی ہے۔ جس کا پھل میں خود دہلی آکر اُن کو دوں گا۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۳۴۳)

اور دوسری طرف اُس نے صوبہ سرہند کو لکھا۔ کہ:۔

"آپ نے نانک شاہ خدا پرست پیر کے گدی نشین پر پہاڑی بُت پرست راجاؤں کے کہنے پر دھوکا سے مجھ سے حکم لے کر لشکر کشی کیوں کی تھی۔ کیونکہ جب اُس نے شاہی نقصان کوئی نہیں کیا تھا۔ تو پھر ناحق کروڑوں روپے اور شاہی آدمی کیوں مروائے۔ یہ بُرا کام کیا۔ اور آپ نے کونسا ملک اور خزانہ لینا تھا۔ جو اس قدر لڑائی شروع کر دی۔ اس کا جواب دھرم سے دینا۔ آئندہ اس پیر کی طرف بُری آنکھ سے

نہیں دیکھنا۔ جہاں اُس کا دل چاہے رہے۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۳۶۷)

اورنگ زیب کے انتقال کے بعد اسی اصولی تعلق کی بناء پر گورو گوبند سنگھ صاحب نے اورنگ زیب کے لڑکے بہادر شاہ کی مدد کی۔ اور اس کی فوج میں شامل ہو کر جنگ کی۔ اور اس کو دہلی کے تخت پر بٹھایا۔

ایسے اور بھی بہت سے واقعات ہیں۔ جن سے سکھ کتب بھری پڑی ہیں

خالص توحید

خالص توحید اس امر کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ قرار دیا جائے۔ اسی طرح اس کی عبادت میں بھی کسی دیوی دیوتا کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ اللہ کی عبادت میں کسی دوسری ہستی کو شامل کرنے سے انسان خالص توحید سے بہت دور چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام میں جہاں اس بات کی تلقین کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے کو شامل نہ کیا جائے۔ وہاں اس بات پر بھی خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اللہ کی عبادت میں بھی کسی غیر کو شریک نہ کیا جائے۔ قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:-

اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا (کہف ع ۱۲)

یعنی ہم سب کا ایک ہی معبود ہے۔ پس جو لوگ اپنے رب کے دیدار سے مشرف ہونا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ نیک اعمال بجا لائیں۔ اور اپنے رب کی عبادت میں کسی غیر کو شامل نہ کریں۔

حضرت بابا نانک صاحب نے بھی اپنے کلام میں اللہ کی عبادت پر خاص طور پر زور دیا ہے[۱] نیز دیوی دیوتاؤں کی پرستش سے

---

[۱] حضرت بابا نانک صاحب نے بندے کے لئے بندگی کو بہت ضروری قرار

صریح الفاظ میں منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ اللہ کی عبادت کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:-

(۱) سمرو رام نام ات نرمل
آور تیا گو ہو میں کوڑا (محلہ ۱ ص ۱۱۵)

یعنی۔ اے لوگو! خداتعالےٰ کی ہی عبادت کرو۔ اور خودی اور خودروی کو چھوڑ دو۔

(۲) سو سیو ہو جس مائی نہ باپ (محلہ ۱ ص ۱۳۴۳)

یعنی اُس خدائے واحد کی عبادت کرو۔ جو لم یلد ولم یولد ہے۔

(۳) دوجا کاہے سیو ہئے جو جمے تے مر جائے
ایکو سمرو نانکا جو جل تھل رہیا سمائے[۱]
(نانک پربودھ ص ۱۶۳)

یعنی۔ جو ہستی پیدا ہوتی اور مر جاتی ہے۔ اس کی عبادت ہرگز نہ کی جائے بلکہ عبادت کے لائق خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی ہے۔ جو جل اور

بقیہ حاشیہ ص ۵۶

دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

"بندہ جو ہویا ہے سو بندگی واسطے ہویا ہے۔ تاں تے جو بندہ ہو کے بندگی نہیں کردا اور پرستش تے شہوت وچ عمر گذاردا ہے سو حیوان غلیان دی نیائیں ہے۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ ص [illegible])

[۱] گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:-

سدا سدا سو سیوئیے۔ جو سب میں رہے سمائے
آور دوجا کیوں سیوئیے۔ جمے تے مر جائے
(محلہ ۳ ص ۵۰۹)

تھل میں سمایا ہُوا ہے۔ یعنی لامکان ہے۔

(۴) صاحب سمر و میرے بھائیو سبھنا ایہہ پئیا نا
اپنے دھندھا کوڑ چار دہاں آگے سر پر جانا
آگے سر پر جانا جیوں مہمانا کاہے گرب کیجے
جت سیویئے درگہ سکھ پائیے نام تسے کا لیجے
آگے حکم نہ چلے مولے سر سر کیا وہانا
صاحب سمرو میرے بھائیو سبھناں ایہہ پئیا نا (محلہ ۱ صفحہ ۵۷۹)

یعنی اے میرے بھائیو! اللہ کی عبادت کرو۔ سب اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ اس دنیا میں ہم بطور مہمان کے ہیں۔ اس لئے تکبر کس بات کا۔ ذکر الٰہی میں وقت گذارو۔ آخرت میں حکم نہیں چل سکتا۔ معلوم نہیں وہاں لوگوں کے سر پر کیا کیا گذرے۔ اس لئے میرے بھائیو اللہ کی عبادت کرو۔ سب اس دنیا سے کوچ کر جاؤ گے۔

(۵) جیہو تاں ایکو ناما
اَور نرا پھل کاما (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۸)

یعنی خدائے واحد کی عبادت کرو۔ اس کے بغیر باقی تمام کام فضول ہیں

حضرت بابا نانک صاحب نے اپنے کلام میں اس بات کی بھی خاص طور پر تلقین فرمائی ہے۔ کہ انسان کو عسر و یسر میں اللہ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ بلکہ خوشی میں بھی اور غمی میں بھی اللہ کی عبادت سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آپ انسان کی پیدائش کی غرض ہی :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کے

ماتحت اللہ کی عبادت کرنا ہی تسلیم کرتے تھے سلہ

اللہ کی عبادت کے فوائد

حضرت بابا نانک صاحب نے اللہ کی عبادت کے فوائد بھی تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ چنانچہ

(۱) پہلا فائدہ :-

آپ نے اللہ کی عبادت کا پہلا فائدہ یہ بیان کیا ہے۔ انسان کی روح کو اس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:-

موت پلیتی کپڑ ہوئے - دے صابون لئیے اوہ دھوئے
بھریئے مت پاپاں کے سنگ - اوہ دھوپے ناؤ کے رنگ
(محلہ ۱ صفحہ ۴)

یعنی جس طرح گندے کپڑے صابون کے ساتھ دھونے سے پاک اور صاف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک گندی اور ناپاک روح اللہ کی عبادت کرنے سے پاک اور پوتر ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی

سلہ گورو گرنتھ صاحب میں صریح الفاظ میں مرقوم ہے۔ کہ انسان کو اس وقت تک عبادت کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ سانس لے رہا ہے یعنی زندہ ہے جیسا کہ مرقوم ہے :- کریندے تو بندگی جچر گھٹ میں ساہ (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۴)

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (عنکبوت ع ۵) کہ عبادت الٰہی تمام ظاہر اور پوشیدہ بدیوں سے روک دیتی ہے۔

ایک اور مقام پر حضرت بابا نانک صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ:۔

سوچے ایہہ نہ آکھئے بہن جے پنڈا دھوئے
سوچے سیئی نانکا جن من وسیا سوئے (محلہ ا ص)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھوئے وہی ہے پاک نزد کردگار

(۲) دوسرا فائدہ:۔

بابا صاحب نے اللہ کی عبادت کا دوسرا فائدہ یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس سے انسان کی نسل بھی سُدھر جاتی ہے چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

نائے منیئے کل ادھرے سب کٹنب سمایا
نائے منیئے سنگت ادھرے جن رہے وسایا (محلہ ا ص ۱۲۴۱)

یعنی اللہ کی عبادت کرنے سے انسان کی نسل بھی سُدھر جاتی ہے اور اس کا تمام کنبہ برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ یعنی جو لوگ اس سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

اسی لئے قرآن مجید میں بھی حکم ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ کہ نیک لوگوں کے ساتھ تعلقات پیدا کرو۔

(۳) تیسرا فائدہ:۔

آپ نے تیسرا فائدہ یہ بیان کیا ہے۔ کہ اللہ کی عبادت کرنے سے انسان تمام گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ اور حقیقی خوشی کو حاصل کر لیتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں

سبھے تھوک وسار کو مت کر
من تن ہوئے نہال پاپاں دہے ہر (محلہ ا ص ۱۰۹۱)

یعنی تمام باتوں کو چھوڑ کر خدائے واحد سے لو لگاؤ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انسان کو حقیقی خوشی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ اس سے تمام برائیوں کو دور کر دے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورہ رعد ع ۴)

سُن لو اللہ تعالےٰ کے ذکر سے دل اطمینان (حقیقی تسلی) حاصل کرتے ہیں۔

(۴) چوتھا فائدہ:۔

آپ نے اللہ کی عبادت کا چوتھا فائدہ یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے انسان میں سچی دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ موت سے بھی نہیں ڈرتا:۔

ستگور کی مورت ردے وسائے۔ جو اچھے سوئی پھل پائے
ساچا صاحب کرپا کرے۔ سو سیوک جم تے کیسا ڈرے
(محلہ ا ص)

یعنی جو لوگ اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ وہ جو چاہتے ہیں۔ انکو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ موت سے بھی نہیں ڈرتے۔

قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق لکھا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس ع ۷)

سُن لو بے شک خدا سے تعلق رکھنے والوں کو اپنی کامیابی کی راہ میں کوئی خوف و غم

نہیں ہوتا۔

امام جماعت احمدیہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ؎

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی اُن سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

(۵) پانچواں فائدہ :۔

حضرت بابا نانک صاحب اللہ کی عبادت کا پانچوں فائدہ یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اس کے ذریعہ انسان ابدی زندگی کا وارث ہو جاتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے :۔

ہوں نہ مؤا میری موئی بلائے
اوہ نہ مؤا جو رہیا سمائے (محلہ ۱ صـ ۱۵۲)

یعنی۔ مجھ پر اب موت وارد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ لوگ جو اللہ کے ہو جاتے ہیں۔ اُن پر ابدی زندگی کی چادر پہنائی جاتی ہے [۱]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب میں ایک ایک مقام پر مرقوم ہے :۔

گورموکھ موئے جیوندے پروان ہے من موکھ جنم مرا ہے
نانک موئے نہ آکھئے جے گور کے شبد سما ہے (محلہ ۳ صـ)

یعنی۔ جو گورموکھ ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہوتے ہیں۔ اور جو من موکھ ہیں وہ زندہ بھی مردہ ہی ہوتے ہیں۔ اے نانک ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو۔ جنہوں نے اپنی زندگی خدا کے سپرد کر دی۔

حضرت بابا نانک صاحب نے بھائی مردانہ کے ایک سوال پر فرمایا۔ کہ :۔
"بھائی کرنی والے لوگوں کے (یعنی جنہوں نے نیک عمل کیئے) نام جو پوتھیوں اور گرنتھوں میں لکھے گئے۔ وہ ہمیشہ زندہ ہیں۔ باقی جسمانی لحاظ سے کوئی زندہ نہیں رہا۔" (تواریخ گورو خالصہ صـ ۱۵۰)

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورۃ نحل ع ۱۳)

یعنی۔ جو نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ مومن ہو۔ ہم اسے پاک زندگی دیں گے۔ نیز انکو جو جنت دی جائے گی اس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ۔ کہ وہ ایسی عطا ہے۔ جو کبھی منقطع نہیں ہو گی یعنی ابدی ہو گی۔

ایک اور مقام پر بابا صاحب نے فرمایا ہے کہ :۔

آکھاں جیواں وسرے مر جاؤ ۔ آکھن او کھا ساچا ناؤ
ساچے نام کی لاگے بھوکھ ۔ اوت بھوکھے کھائے چلیئے دوکھ
سو کیوں وسرے میری مائے ۔ ساچا صاحب ساچے نائے
ساچے نام کی تل وڈیائی ۔ آکھ تھکے قیمت نہیں پائی
جے سب مل کے آکھن پاہے ۔ وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے
نہ اوہ مرے نہ ہووے سوگ ۔ دیندا رہے نہ چوکے بھوگ

---

[۱] قرآن شریف کا ارشاد ہے :۔
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ * یعنی جو لوگ اپنی زندگیاں اللہ کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ اُن کو ہرگز مُردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ ابدی حیات کے وارث ہیں۔ لیکن تم کو اس کا شعور نہیں۔

[۲] گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے :۔

ات سندر کلین چیتر موکھ گیانی دھنونت
مرتک کہئے نانکا بے پریت نہیں بھگونت
(محلہ ۵ صـ ۲۳)

*۔ (بقرہ ع ۱۹)

گن ایہو ہور ناہی کوئے ۔ نہ کو ہوا نہ کو ہوئے
جیوڈ آپ تیوڈ تیری دات ۔ جن دن کر کے کیتی رات
خصم وسارے تے کمذات ۔ نانک ناوے باجھ سنات
(محلہ ۱ صنہ ۹۹)

اللہ کی عبادت کے متعلق آپ نے کیسا عمدہ خیال ظاہر کیا ہے۔ واقعی اگر تمام لوگ مل کر اللہ کی عبادت کرنی شروع کر دیں۔ یا اس کی عبادت سے منحرف ہو جائیں۔ تو اس سے اللہ بڑا یا چھوٹا نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ ہم پر ضرور اثر پڑے گا۔ اگر ہم اس کی عبادت کریں گے۔ تو حیات ابدی کے وارث ہوں گے۔ اور اگر اس کی عبادت چھوڑ دیں گے۔ تو ہلاکتوں اور مصیبتوں میں پھنس جائیں گے۔

حضرت بابا نانک صاحب کے نزدیک اللہ کی عبادت صرف اس بات کا ہی نام نہیں۔ کہ انسان کسی مسجد، مندر یا گوردوارہ کے ایک کونہ میں بیٹھ کر اللہ اللہ یا رام رام یا واہگورو واہگورو کرتا رہے۔ بلکہ آپ کے نزدیک حقیقی عبادت یہ ہے۔ کہ انسان صفات الٰہیہ کا مظہر بن کر دنیا میں رہے۔ جو وہ منہ سے کہے وہ عمل سے بھی ثابت کرے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ کی عبادت کرنے والوں کے متعلق مذکور ہے۔ کہ وہ صفات الٰہیہ کے مظہر بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:۔
ہر کا سیوک سو ہر جیہا ۔ بھید نہ جانو مانس دیہا (محلہ ۵ صنہ ۱۰۷۶)
یعنی:۔ جناں نہ دوسرے نام سے کنہیا ۔ بھید نہ جانو مول مانس ہائیں جیہا (محلہ ۵ صنہ ۳۹۷)
یعنی جو اللہ کے عبادت گذار بندے ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں اور صفات الٰہیہ کے مظہر بن جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں لکھا ہے:۔
صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً
یعنی اللہ کا رنگ اختیار کرنا چاہیئے۔ اللہ کے رنگ سے کوئی رنگ اچھا نہیں
حدیث میں آیا ہے:۔
تخلّقوا باخلاق اللہ
یعنی۔ انسان کو اللہ کے رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔ اور صفات الٰہیہ کا مظہر بننا چاہیئے [۱]

اللہ کی عبادت سے منحرف ہونیکے نقصانات

حضرت بابا نانک صاحب نے اللہ کی عبادت سے منحرف ہونے کے نقصانات بھی کھول کر بیان فرمائے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

(۱) پہلا نقصان:۔
آپ کے نزدیک اللہ کی عبادت سے منحرف ہو جانے سے انسان کو

---

[۱] مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت بابا نانک صاحب نے ایک بادشاہ کو اپدیش دیتے ہوئے خدا کے عبادت گذار بندوں کے متعلق فرمایا کہ:۔
"جس طرح آگ میں پڑ کر لوہا سرخ ہو جاتا ہے اور چھونے والے کو جلا دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے عبادت گذار بندے جو خدائے واحد کی پرستش کرتے ہیں۔ اُن میں ایشور کے گن آجاتے ہیں"
(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۹۴۰) مترجم از گورمکھی

پہلا نقصان یہ پہنچتا ہے کہ اس کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

پشو ملے چنگیائیاں کھڑ کھاوے امرت دیہہ
نام وہونے آدمی دھرگ جیون کرم کر یہہ (محلہ ا ص۴۸۹)

قرآن شریف میں لکھا ہے:۔

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

کہ ایسے لوگوں کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲) دوسرا نقصان:۔

آپ نے عبادت الٰہی سے منحرف ہونے کا دوسرا نقصان یہ بتایا ہے کہ انسان کی تمام زندگی رائگاں جاتی ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ:۔

(۱) ہر کا نام نہ چیتے پرانی بکل بھیا سنگ مایا
دھن سیون رتا جوبن متا اہلا جنم گوایا
(محلہ ا ص۷۵)

(۲) رین گوائی سوئیکے دوس گوایا کھائے
ہیرے جیسا جنم ہے کوڈی بدلے جائے (محلہ ا ص۱۵۶)

قرآن مجید میں ہے:۔

من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا (طٰہٰ ع)

کہ جو میرے ذکر سے منہ پھیرتا ہے اس کی زندگی (دراصل) مکدر ہو جاتی ہے۔

(۳) تیسرا نقصان:۔

آپ نے تیسرا نقصان یہ بتایا ہے۔ کہ جو لوگ عبادت نہیں کرتے۔ ان کو موت کے فرشتے بہت تکلیف دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے:۔

نام وسار سہے جم دوکھ (محلہ ا ص۲۲۶)

یعنی۔ عبادت الٰہی سے منحرف انسان کو موت کے فرشتے بہت تکلیف دیتے ہیں۔

قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو موت کے وقت فرشتے مارتے ہیں۔

وَلَوْ تَرٰی اِذْ یَتَوَفَّی الَّذِیْنَ کَفَرُوا الْمَلٰئِکَۃُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ وَ اَدْبَارَھُمْ۔ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ (انفال ع)

اور کاش کہ تو دیکھتا جبکہ فرشتے کافروں کی روح قبض کریں گے اور مارینگے ان کے مونہوں پر اور پیٹھوں پر (اور کہیں گے) چکھو تم عذاب جلنے کا۔

(۴) چوتھا نقصان:۔

آپ نے چوتھا نقصان یہ بتایا ہے۔ کہ جو انسان عبادت الٰہی نہیں کرتا۔ وہ اللہ کے دربار میں عزت حاصل نہیں کرتا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:۔

اک تل پیارا وسرے روگ وڈا من ماہِ
کیوں درگہ پت پائیے جاں ہر نہ وسے من ماہِ (محلہ ا)

قرآن مجید میں ہے:۔

مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ۔ کہ جو خدا کے ذکر سے اعراض کرتے ہیں۔ شیطان ان کا ساتھی بن جاتا ہے یعنی وہ خدا سے دور جا پڑتے ہیں۔

(۵) پانچواں نقصان:۔

آپ نے اللہ کی عبادت نہ کرنے والے کو پانچواں نقصان یہ بتایا ہے کہ وہ نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

بن ہر نام کو مکت نہ پاوس ڈوب موئے بن پانی[1] (محلہ ا)

---

[1] گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔ ہر سو ہیرا چھاڈ کے کرے ان کی آس
تے نر دوزخ جائیگے سچ بھاکھے رو داس (کبیر ص۱۳۷۷)

ہوتے ہیں۔ تم کو بغیر گورو کی خدمت کرنے کے کال نہیں چھوڑے گا۔ اور وہ اللہ ہی غیر فانی اور الکھ اور ابھیو ہے۔

قرآن مجید میں مذکور ہے:۔

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَھَا وَارِدُوْنَ ۝ (انبیاء ع)

یعنی۔ بے شک تم اور جس کی تم اللہ کے سوائے پوجا کرتے ہو۔ وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم اُس میں وارد ہونے والے ہو۔ یعنی مشرک نجات حاصل نہیں کر سکیں گے۔

(۴) خصم چھوڑ دوجے لگے ڈوبے سے ونجاریا (محلہ ۱ صفحہ ۴۷)

یعنی۔ جو لوگ خدائے واحد کو چھوڑ کر غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں۔ وہ نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید میں آتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرے گا۔ یعنی مشرک نجات حاصل نہیں کریں گے۔

(۵) گھر نارائن سبھا نال ۔ پوج کرے رکھے نہ وال
کنگو چنن پھول چڑھائے ۔ پیریں پے پے بہت منائے
منوا منگ منگ پینے کھلئے ۔ اندھی کمیں اندھ سزائے
بھوکھیاں دے نہ مردیاں رکھے ۔ اندھا جھگڑا اندھی سبھے"[۱]
(محلہ ۱ صفحہ ۱۲۴)

[۱] گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک ہندو ہر سال دیوی کے درشنوں کو جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اُس کی حضرت بابا نانک صاحبؒ سے ملاقات ہوئی۔ تو

یعنی جن پتھروں کی لوگ پرستش کرتے ہیں۔ وہ نہ تو بھوکوں کو کچھ دے سکتے ہیں اور نہ مرنے والوں کو بچا سکتے ہیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ (یونس ع)

یعنی وہ اللہ کے سوائے ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں۔ جو نہ اُن کو نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع دے سکتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ)

بابا صاحب نے فرمایا۔ کہ:۔

"کیا دیوی نے کبھی کوئی بات بھی کی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ وہ تو پتھر کی مورتی ہے وہ باتیں نہیں کرتی۔ گورو صاحب نے فرمایا۔ کہ بھائی صاحب دیو نام خدا کی قدرت کا ہے۔ جو تمام برہمنڈوں میں سمائی ہوئی ہے۔ پتھروں کی پرستش کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ خدائے واحد کی عبادت کریں۔ جو تمام قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۱۴۴) مترجم از گورمکھی

باباصاحبؒ کی دُعائیں

(۱) کرتا توں میرا جحمان
اک دکھنا ہوں تے پہ مانگو
دیجے اپنا نام (محلہ ۱ صفحہ ۱۳۲۹)

کوئی اولاد کے لئے اور کوئی دولت کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ لیکن پیارے نانک پیارے اللہ سے اللہ ہی مانگ رہے ہیں۔

(۲) توں پربھ داتا دانی مت پورا ہم تھارے بھکاری جیو
میں کیا مانگوں کچھ تھر نہ رہائی ہر دیجے نام پیاری جیو
(محلہ ۱ صفحہ ۵۰۷)

کیسا عمدہ خیال ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں فانی ہیں۔ پیارا نانک ان سب کو چھوڑ کر اپنے خدا سے خدا ہی مانگ رہا ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:۔
واں چہ میخواہ از تو نیز توئی

(۳) مرنے کی چنتا نہیں جیون کی نہیں آس
توں سرب جیاں پرتپالدا لیکھے ساس گراس (محلہ ۱)

حضرت بابا نانک صاحب خدا کا قرب حاصل کرنے کے بعد موت کے خوف اور زندگی کی خواہش سے بہت بالا ہو چکے تھے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:۔
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا + ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

(۴) جیتا سمند ساگر نیر بھریا تیتے اوگن ہمارے
دیا کرو کچھ مہر اپاؤ ہو ڈبدے پتھر تارے (محلہ ۱ صفحہ ۱۵۶)

یہ عجز اور انکساری اللہ کے بندوں کا ہی حصہ ہے۔ کہ وہ خدا کے حضور جا کر اس قسم کی دعائیں کیا کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔
نعرۂ اِنَّا ظَلَمْنَا سُنّتِ ابرار ہے

(۵) یک عرض گفتم پیش تو درگوش کن کرتار
حقّا کبیر کریم تو بے عیب پروردگار
دنیا مقام فانی تحقیق دل دانی
ممسر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ نہ دانی
زن پسر پدر برادراں کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس نہ دارد چوں شود تکبیر[۱]
شب روز گشتم درہوا کردیم بدیں خیال
گاہے نہ نیکی کار کردم ہم ایں چنیں احوال
بدبخت ہم چوں بخیل غافل بے نظر بے باک
نانک بگوید جن ترا تیرے چاکراں خاک (محلہ ۱ صفحہ ۷۲۱)

---

[۱] گورو گرنتھ صاحب کی لغت میں مرقوم ہے:۔
تکبیر:۔ مسلمانوں کے مذہب کا ایک قول اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہے۔ جب مردہ دفن کرنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ تو نماز پڑھتے ہیں مردہ پر رحمت بھیجنے کے لئے جس کا نام ہے تکبیر جنازہ۔"
(گورو گرنتھ کوش صفحہ ۵۷)

حضرت بابا نانک صاحب کی یہ دعا بھی روحانیت سے بھری ہوئی ہے۔ یہ دعائیں ظاہر کرتی ہیں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب اپنا سب کچھ خدائے واحد کی ذات بابرکات میں سمجھتے تھے۔

پیارے نانکؒ کی یہ چند باتیں بیان کرنے کے بعد دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے موجودہ زمانہ کے ان لوگوں کو بھی جو اپنے آپ کو حضرت بابا نانک صاحب سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور حقیقی نیکی اور سچی خدمت کے لئے قربانی کرنے کی ہمت عطا فرماوے۔ آمین

پبلشر
مہتمم نشر و اشاعت
نظارت دعوۃ و تبلیغ
قادیان نے
ضیاء الاسلام پریس قادیان
میں چھپوا کر قادیان سے شائع کی